قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۳۱﴾ قَالُوْۤا اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ اِلٰى قَوْمٍ
ابراہیم نے فرمایا تو اے فرشتو تم کس کام سے آئے ف۳۳ بولے ہم ایک مجرم قوم کی طرف بھیجے
مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۲﴾ لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ طِيْنٍ ﴿۳۳﴾ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ
گئے ہیں ف۳۴ کہ ان پر گارے کے بنائے ہوئے پتھر چھوڑیں جو تمہارے ربّ کے پاس
رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۴﴾ فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۵﴾
حد سے بڑھنے والوں کے لیے نشان کیے رکھے ہیں ف۳۵ تو ہم نے اس شہر میں جو ایمان والے تھے نکال لیے۔
فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۳۶﴾ وَتَرَكْنَا فِيْهَاۤ اٰيَةً
تو ہم نے وہاں ایک ہی گھر مسلمان پایا ف۳۶ اور ہم نے اس میں ف۳۷ نشانی
لِّلَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿۳۷﴾ وَفِيْ مُوْسٰۤى اِذْ اَرْسَلْنٰهُ
باقی رکھی ان کے لیے جو دردناک عذاب سے ڈرتے ہیں ف۳۸ اور موسیٰ میں ف۳۹ جب ہم نے اسے
اِلٰى فِرْعَوْنَ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۸﴾ فَتَوَلّٰى بِرُكْنِهٖ وَقَالَ سٰحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿۳۹﴾
روشن سند لے کر فرعون کے پاس بھیجا ف۴۰ تو اپنے لشکر سمیت پھر گیا ف۴۱ اور بولا جادوگر ہے یا دیوانہ
فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِى الْيَمِّ وَهُوَ مُلِيْمٌ ﴿۴۰﴾ وَفِيْ عَادٍ اِذْ
تو ہم نے اسے اور اس کے لشکر کو پکڑ کر دریا میں ڈال دیا اس حال میں کہ وہ اپنے آپ کو ملامت کر رہا تھا ف۴۲
اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ ﴿۴۱﴾ مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ اَتَتْ عَلَيْهِ اِلَّا
اور عاد میں ف۴۳ جب ہم نے ان پر خشک آندھی بھیجی ف۴۴ جس چیز پر گزرتی اُسے گلی ہوئی چیز کی طرح
جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيْمِ ﴿۴۲﴾ وَفِيْ ثَمُوْدَ اِذْ قِيْلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوْا حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۴۳﴾
کر چھوڑتی ف۴۵ اور ثمود میں ف۴۶ جب ان سے فرمایا گیا کہ ایک وقت تک برت لو
فَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿۴۴﴾ فَمَا
ف۴۷ تو انھوں نے اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی ف۴۸ تو ان کی آنکھوں کے سامنے انھیں کڑک نے آلیا ف۴۹
اسْتَطَاعُوْا مِنْ قِيَامٍ وَّمَا كَانُوْا مُنْتَصِرِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ
تو وہ نہ کھڑے ہو سکے ف۵۰ اور نہ وہ بدلہ لے سکتے تھے اور اُن سے پہلے قوم نوح



ف۳۳ یعنی سوائے اس بشارت کے تمہارا اور کیا کام ہے۔
ف۳۴ یعنی قوم لوط کی طرف۔
ف۳۵ ان پتھروں پر نشان تھے جن سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ دُنیا کے پتھروں میں سے نہیں ہیں بعض مفسرین نے فرمایا کہ ہر ایک پتھر پر اس کا نام مکتوب تھا جو اس سے ہلاک کیے جانے والا تھا۔
ف۳۶ یعنی ایک ہی گھر کے لوگ اور وہ حضرت لُوط علیہ السلام اور آپ کی دونوں صاحبزادیاں ہیں۔
ف۳۷ یعنی قوم لُوط کے اس شہر میں کافروں کو ہلاک کرنے کے بعد۔
ف۳۸ تاکہ وہ عبرت حاصل کریں اور ان کے جیسے افعال سے باز رہیں اور وہ نشانی ان کے اُجڑے ہُوئے دیار تھے یا وہ پتھر جن سے وہ ہلاک کیے گئے یا وہ کالا بدبودار پانی جو اس سرزمین سے نکلا تھا۔
ف۳۹ یعنی حضرت مُوسیٰ علیہ السلام کے واقعہ میں بھی نشانی رکھی۔
ف۴۰ روشن سند سے مراد حضرت مُوسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات ہیں جو آپ نے فرعون اور فرعونیوں پر پیش فرمائے
ف۴۱ یعنی فرعون نے مع اپنی جماعت کے حضرت مُوسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے سے اعراض کیا۔
ف۴۲ کہ کیوں وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہ لایا اور کیوں ان پر طعن کیا۔
ف۴۳ یعنی قوم عاد کے ہلاک کرنے میں بھی قابل عبرت نشانیاں ہیں۔
ف۴۴ جس میں کچھ بھی خیر و برکت نہ تھی یہ ہلاک کرنے والی ہوا تھی۔
ف۴۵ خواہ وہ آدمی ہوں یا جانور یا اور اموال جس چیز کو چھو گئی اس کو ہلاک کر کے ایسا کر دیا، گویا کہ وہ مدتوں کی ہلاک شدہ گلی ہوئی ہے۔
ف۴۶ یعنی قوم ثمود کے ہلاک میں بھی نشانیاں ہیں۔
ف۴۷ یعنی وقت موت تک دُنیا میں زندگانی کر لو یہی زمانہ تمہاری مہلت کا ہے۔
ف۴۸ اور حضرت صالح علیہ السلام کی تکذیب کی اور ناقہ کی کوچیں کاٹیں ف۴۹ اور ہولناک آواز کے عذاب سے ہلاک کر دیے گئے ف۵۰ وقت نزول عذاب نہ بھاگ سکے۔

ف۵۱ اپنے دستِ قدرت سے ف۵۲ اس کو اتنی کہ زمین مع اپنی فضا کے اس کے اندر اس طرح آجائے جیسے کہ ایک میدان وسیع میں گیند پڑی ہو یا یہ معنی ہیں کہ ہم اپنی خلق پر رزق وسیع کرنے والے ہیں ف۵۳ مثل آسمان اور زمین اور سورج اور چاند اور رات اور دن اور خشکی و تری اور گرمی و سردی اور جن و انس اور روشنی و تاریکی اور ایمان و کفر اور سعادت و شقاوت اور حق و باطل اور نر و مادہ کے۔



قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۟۴۶ وَالسَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْىدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ۟۴۷

کو ہلاک فرمایا بے شک وہ فاسق لوگ تھے اور آسمان کو ہم نے ہاتھوں سے بنایا ف۵۱ اور بیشک ہم وسعت

وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ۟۴۸ وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا

دینے والے ہیں ف۵۲ اور زمین کو ہم نے فرش کیا تو ہم کیا ہی اچھے بچھانے والے اور ہم نے ہر چیز کے دو جوڑ بنائے

زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۟۴۹ فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ ؕ اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۟ۚ۵۰

ف۵۳ کہ تم دھیان کرو ف۵۴ تو اللہ کی طرف بھاگو ف۵۵ بیشک میں اسکی طرف سے تمہارے لیے صریح

وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ؕ اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۟ۚ۵۱ كَذٰلِكَ مَآ

ڈر سنانے والا ہوں اور اللہ کے ساتھ اور معبود نہ ٹھہراؤ بیشک میں اس کی طرف سے تمہارے لیے صریح ڈر سنانے والا ہوں یونہی ف۵۶

اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ۟ۚ۵۲

جب ان سے اگلوں کے پاس کوئی رسول تشریف لایا تو یہی بولے کہ جادوگر ہے یا دیوانہ

اَتَوَاصَوْا بِهٖ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ۟ۚ۵۳ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَآ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ ۟ۗ۵۴ وَّذَكِّرْ

کیا آپس میں ایک دوسرے کو یہ بات کہہ مرے ہیں بلکہ وہ سرکش لوگ ہیں ف۵۷ تو اے محبوب تم ان سے منہ پھیر لو تو تم پر

فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۟۵۵ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۟۵۶

کچھ الزام نہیں ف۵۸ اور سمجھاؤ کہ سمجھانا مسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے اور میں نے جن اور آدمی اتنے ہی بنائے کہ میری بندگی کریں

مَآ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَآ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ ۟۵۷ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ

ف۵۹ میں ان سے کچھ رزق نہیں مانگتا ف۶۰ اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھانا دیں ف۶۱ بیشک اللہ ہی بڑا رزق دینے والا

ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ۟۵۸ فَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ

قوت والا قدرت والا ہے ف۶۲ تو بیشک ان ظالموں کیلئے ف۶۳ عذاب کی ایک باری ہے ف۶۴ جیسے ان کے ساتھ

فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنِ ۟۵۹ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ يَّوْمِهِمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ۟ؑ۶۰

والوں کے لیے ایک باری تھی ف۶۵ تو مجھ سے جلدی نہ کریں ف۶۶ تو کافروں کی خرابی ہے ان کے اس دن سے جس کا وعدہ دیئے جاتے ہیں ف۶۷

## سُوْرَةُ الطُّوْرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ طور مکیہ ہے اس میں انچاس آیتیں اور دو رکوع ہیں۔ اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

ف۵۴ اور سمجھو کہ ان تمام جوڑوں کا پیدا کرنے والا فرد واحد ہے نہ اس کا نظیر ہے نہ شریک نہ ضد نہ ند وہی مستحق عبادت ہے

ف۵۵ اس کے ماسوا کو چھوڑ کر اس کی عبادت اختیار کرو۔

ف۵۶ جیسے کہ ان کفار نے آپ کی تکذیب کی اور آپ کو ساحر و مجنون کہا ایسے ہی۔

ف۵۷ یعنی پہلے کفار نے اپنے پچھلوں کو یہ وصیت تو نہیں کی کہ تم انبیاء کی تکذیب کرنا اور ان کی شان میں اس طرح کی باتیں بنانا لیکن چونکہ سرکشی اور طغیان کی علت دونوں میں ہے اس لیے گمراہی میں ایک دوسرے کے موافق رہے۔

ف۵۸ کیونکہ آپ رسالت کی تبلیغ فرما چکے اور دعوت و ارشاد میں جہد بلیغ صرف کر چکے اور آپ نے اپنی سعی میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا شان نزول جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غمگین ہوئے اور آپ کے اصحاب کو بہت رنج ہوا کہ جب رسول علیہ السلام کو اعراض کرنے کا حکم ہو گیا تو اب وحی کیوں آئیگی اور جب نبی نے امت کو تبلیغ بطریق اتم فرما دی اور امت سرکشی سے باز نہ آئی اور رسول کو ان سے اعراض کا حکم مل گیا تو وقت آگیا کہ ان پر عذاب نازل ہو اس پر وہ آیت کریمہ نازل ہوئی جو اس آیت کے بعد ہے اور اس میں تسکین دی گئی کہ سلسلہ وحی منقطع نہیں ہوا ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نصیحت سعادت مندوں کیلئے جاری رہے گی چنانچہ ارشاد ہوا

ف۵۹ اور میری معرفت ہو۔

ف۶۰ کہ میرے بندوں کو روزی دیں یا سب کی نہیں تو اپنی ہی روزی خود پیدا کریں کیونکہ رزاق میں ہوں اور سب کی روزی کا میں ہی کفیل ہوں۔

ف۶۱ میری خلق کے لیے۔

ف۶۲ سب کو وہی دیتا وہی پالتا ہے۔

ف۶۳ جنہوں نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کر کے اپنی جانوں پر ظلم کیا۔

ف۶۴ حصہ ہے نصیب ہے ف۶۵ یعنی امم سابقہ کے کفار کے لیے جو انبیاء کی تکذیب میں ان کے ساتھی تھے ان کا عذاب و ہلاک میں حصہ تھا ف۶۶ عذاب نازل کرنے کی۔

ف۶۷ اور وہ روز قیامت ہے۔

ف۱ سورۂ طور مکیہ ہے اس میں دو رکوع انچاس آیتیں تین سو بارہ کلمے ایک ہزار پانچ سو حرف ہیں۔

وَالطُّوْرِ ۝۱ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ۝۲ فِیْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ۝۳ وَّالْبَیْتِ الْمَعْمُوْرِ ۝۴

طور کی قسم ف۲ اور اس کی نوشتہ کی ف۳ جو کھلے دفتر میں لکھا ہے اور بیت معمور ف۴

وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ۝۵ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ۝۶ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۝۷

اور بلند چھت ف۵ اور سلگائے ہوئے سمندر کی ف۶ بیشک تیرے رب کا عذاب ضرور ہونا ہے

مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ۝۸ یَّوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا ۝۹ وَّتَسِیْرُ الْجِبَالُ سَیْرًا ۝۱۰

ف۷ اسے کوئی ٹالنے والا نہیں جس دن آسمان ہلنا سا ہلنا ہلیں گے ف۸ اور پہاڑ چلنا سا چلنا چلیں گے ف۹

فَوَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ۝۱۱ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ خَوْضٍ یَّلْعَبُوْنَ ۝۱۲ یَوْمَ

تو اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے ف۱۰ وہ جو مشغلہ میں ف۱۱ کھیل رہے ہیں جس دن جہنم

یُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ۝۱۳ هٰذِهِ النَّارُ الَّتِیْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ۝۱۴

کی طرف دھکا دے کر دھکیلے جائیں گے ف۱۲ یہ ہے وہ آگ جسے تم جھٹلاتے تھے ف۱۳

اَفَسِحْرٌ هٰذَاۤ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ۝۱۵ اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْۤا اَوْ لَا

تو کیا یہ جادو ہے یا تمہیں سوجھتا نہیں ف۱۴ اس میں جاؤ اب چاہے صبر کرو

تَصْبِرُوْا ۚ سَوَآءٌ عَلَیْكُمْ ؕ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۱۶ اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ

یا نہ کرو سب تم پر ایک سا ہے ف۱۵ تمھیں اسی کا بدلہ جو تم کرتے تھے ف۱۶ بیشک پرہیزگار

جَنّٰتٍ وَّنَعِیْمٍ ۝۱۷ فٰكِهِیْنَ بِمَاۤ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۚ وَوَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ

باغوں اور چین میں ہیں اپنے رب کی دین پر شاد شاد ف۱۷ اور انھیں ان کے رب نے آگ کے عذاب

الْجَحِیْمِ ۝۱۸ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِیْٓــٴًـۢا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۱۹ مُتَّكِـٕیْنَ عَلٰى

سے بچا لیا ف۱۸ کھاؤ اور پیو خوشگواری سے صلہ اپنے اعمال کا ف۱۹ تختوں پر تکیہ لگائے جو

سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ ۚ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِیْنٍ ۝۲۰ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ

قطار لگا کر بچھے ہیں اور ہم نے انھیں بیاہ دیا بڑی آنکھوں والی حوروں سے اور جو ایمان لائے اور ان کی اولاد

ذُرِّیَّتُهُمْ بِاِیْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَمَاۤ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ

نے ایمان کے ساتھ ان کی پیروی کی ہم نے ان کی اولاد ان سے ملا دی ف۲۰ اور ان کے عمل میں انھیں کچھ کمی



ف۲ یعنی اس پہاڑ کی قسم جس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو شرف کلام سے مشرف فرمایا ف۳ اس نوشتہ سے مراد یا توریت ہے یا قرآن یا لوح محفوظ یا اعمال نویس فرشتوں کے دفتر۔

ف۴ بیت المعمور ساتویں آسمان میں عرش کے سامنے کعبہ شریف کے بالکل مقابل ہے یہ آسمان والوں کا قبلہ ہے ہر روز ستر ہزار فرشتے اس میں طواف و نماز کے لیے حاضر ہوتے ہیں پھر کبھی انھیں لوٹنے کا موقع نہیں ملتا ہر روز نئے ستر ہزار حاضر ہوتے ہیں حدیث معراج میں بصحت ثابت ہوا ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ساتویں آسمان میں بیت المعمور کو ملاحظہ فرمایا۔

ف۵ اس سے مراد آسمان ہے جو زمین کے لیے بمنزلہ چھت کے ہے یا عرش جو جنّت کی چھت ہے (قرطبی عن ابن عباس)

ف۶ مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ روز قیامت تمام سمندروں کو آگ کر دے گا جس سے جہنّم کی آگ میں اور بھی زیادتی ہو جائے گی۔ (خازن)

ف۷ جس کا کفار کو وعدہ دیا گیا ہے۔

ف۸ چکّی کی طرح گھومیں گے اور اس طرح حرکت میں آئیں گے کہ ان کے اجزاء مختلف و منتشر ہو جائیں۔

ف۹ جیسے کہ غبار ہوا میں اڑتا ہے یہ دن قیامت کا دن ہوگا

ف۱۰ جو رسولوں کو جھٹلاتے تھے۔

ف۱۱ کفر و باطل کے۔

ف۱۲ اور جہنّم کے خازن کافروں کے ہاتھ گردنوں سے اور پاؤں پیشانیوں سے ملا کر باندھیں گے اور انھیں منہ کے بل جہنم میں ڈھکیل دیں گے اور ان سے کہا جائے گا۔

ف۱۳ دنیا میں

ف۱۴ یہ ان سے اس لیے کہا جائے گا کہ وہ دُنیا میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سحر کی نسبت کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہماری نظر بندی کر دی ہے۔

ف۱۵ نہ کہیں بھاگ سکتے ہو نہ عذاب سے بچ سکتے ہو اور یہ عذاب۔

ف۱۶ دُنیا میں کفر و تکذیب۔

ف۱۷ اس کے عطا و نعمت خیر و کرامت پر۔

ف۱۸ اور ان سے کہا جائے گا ف۱۹ جو تم نے دُنیا میں کیے کہ ایمان لائے اور خدا اور رسُول کی طاعت اختیار کی ف۲۰ جنت میں اگرچہ باپ دادا کے درجے بلند ہوں تو بھی ان کی خوشی کے لیے ان کی اولاد ان کے ساتھ ملا دی جائیگی اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس اولاد کو بھی وہ درجہ عطا فرمائے گا۔

شَیْءٍؕ كُلُّ امْرِئٍۭ بِمَا كَسَبَ رَهِیْنٌ ﴿۲۱﴾ وَ اَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّ لَحْمٍ

نہ دی ف۲۱ سب آدمی اپنے کیے میں گرفتار ہیں ف۲۲ اور ہم نے ان کی مدد فرمائی میوے اور گوشت

مِّمَّا یَشْتَهُوْنَ ﴿۲۲﴾ یَتَنَازَعُوْنَ فِیْهَا كَاْسًا لَّا لَغْوٌ فِیْهَا وَ لَا تَاْثِیْمٌ ﴿۲۳﴾ وَ

سے جو چاہیں ف۲۳ ایک دوسرے سے لیتے ہیں وہ جام جس میں نہ بے ہودگی اور نہ گناہگاری ف۲۴ اور

یَطُوْفُ عَلَیْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿۲۴﴾ وَ اَقْبَلَ بَعْضُهُمْ

ان کے خدمت گار لڑکے ان کے گرد پھریں گے ف۲۵ گویا وہ موتی ہیں چھپا کر رکھے گئے ف۲۶ اور ان میں ایک

عَلٰى بَعْضٍ یَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۲۵﴾ قَالُوْۤا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِیْۤ اَهْلِنَا مُشْفِقِیْنَ ﴿۲۶﴾

نے دوسرے کی طرف منہ کیا پوچھتے ہوئے ف۲۷ بولے بیشک ہم اس سے پہلے اپنے گھروں میں سہمے ہوئے تھے ف۲۸

فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَیْنَا وَ وَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ﴿۲۷﴾ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُؕ

تو اللہ نے ہم پر احسان کیا ف۲۹ اور ہمیں لو کے عذاب سے بچا لیا ف۳۰ بیشک ہم نے اپنی پہلی زندگی میں ف۳۱ اس

اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِیْمُ ﴿۲۸﴾ؑ فَذَكِّرْ فَمَاۤ اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَّ لَا مَجْنُوْنٍؕ ﴿۲۹﴾

کی عبادت کی تھی بیشک وہی احسان فرمانیوالا مہربان ہے تو اے محبوب تم نصیحت فرماؤ ف۳۲ کہ تم اپنے رب کے فضل سے نہ کاہن ہو نہ

اَمْ یَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَیْبَ الْمَنُوْنِ ﴿۳۰﴾ قُلْ تَرَبَّصُوْا فَاِنِّیْ

مجنون۔ یا کہتے ہیں ف۳۳ یہ شاعر ہیں ہمیں ان پر حوادثِ زمانہ کا انتظار ہے ف۳۴ تم فرماؤ انتظار کیے جاؤ ف۳۵

مَعَكُمْ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِیْنَؕ ﴿۳۱﴾ اَمْ تَاْمُرُهُمْ اَحْلَامُهُمْ بِهٰذَاۤ اَمْ هُمْ قَوْمٌ

میں بھی تمہارے انتظار میں ہوں ف۳۶ کیا ان کی عقلیں انھیں یہی بتاتی ہیں ف۳۷ یا وہ سرکش لوگ ہیں

طَاغُوْنَۚ ﴿۳۲﴾ اَمْ یَقُوْلُوْنَ تَقَوَّلَهٗۚ بَلْ لَّا یُؤْمِنُوْنَۚ ﴿۳۳﴾ فَلْیَاْتُوْا بِحَدِیْثٍ

ف۳۸ یا کہتے ہیں انھوں نے ف۳۹ یہ قرآن بنا لیا بلکہ وہ ایمان نہیں رکھتے ف۴۰ تو اس جیسی ایک بات

مِّثْلِهٖۤ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِیْنَؕ ﴿۳۴﴾ اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَیْرِ شَیْءٍ اَمْ هُمُ

تو لے آئیں ف۴۱ اگر سچے ہیں کیا وہ کسی اصل سے نہ بنائے گئے ف۴۲ یا وہی

الْخٰلِقُوْنَؕ ﴿۳۵﴾ اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَۚ بَلْ لَّا یُوْقِنُوْنَؕ ﴿۳۶﴾ اَمْ عِنْدَهُمْ

بنانے والے ہیں ف۴۳ یا آسمان اور زمین انھوں نے پیدا کیے ف۴۴ بلکہ انھیں یقین نہیں ف۴۵ یا ان کے پاس تمہارے



ف۲۱ انھیں ان کے عمال کا پورا ثواب دیا اور اولاد کے درجے اپنے فضل و کرم سے بلند کیے ف۲۲ یعنی ہر کافر اپنے کفری عمل میں دوزخ کے اندر گرفتار ہے (خازن) ف۲۳ یعنی اہلِ جنت کو ہم نے اپنے احسان سے دم بدم مزید نعمتیں عطا فرمائیں ف۲۴ جیسا کہ دُنیا کی شراب میں قسم قسم کے مفاسد تھے کیونکہ شرابِ جنت کے پینے سے نہ عقل زائل ہوتی ہے نہ خصلتیں خراب ہوتی ہیں نہ پینے والا بے ہودہ بکتا ہے نہ گناہگار ہوتا ہے ف۲۵ خدمت کے لیے اور ان کے حسن و صفا و پاکیزگی کا یہ عالم ہے ف۲۶ جنھیں کوئی ہاتھ ہی نہ لگا حضرت عبداللہ ابن عمر نے فرمایا کہ کسی جنتی کے پاس خدمت میں دوڑنے والے غلام ہزار سے کم نہ ہوں گے اور ہر غلام جدا جدا خدمت پر مقرر ہوگا ف۲۷ یعنی جنتی جنت میں ایک دوسرے سے دریافت کریں گے کہ دنیا میں کس حال میں تھے اور کیا عمل کرتے تھے اور یہ دریافت کرنا نعمتِ الٰہی کے اعتراف کے لیے ہوگا۔

ف۲۸ اللہ تعالیٰ کے خوف سے اور اس اندیشہ سے کہ نفس و شیطان خللِ ایمان کا باعث نہ ہوں اور نیکیوں کے رد کیے جانے اور بدیوں پر گرفت کیے جانے کا بھی اندیشہ تھا۔

ف۲۹ رحمت اور مغفرت فرما کر۔

ف۳۰ یعنی آتشِ جہنم کے عذاب سے جو جسموں میں داخل ہونے کی وجہ سے سموم یعنی لُو کے نام سے موسوم کی گئی۔

ف۳۱ یعنی دُنیا میں اخلاص کے ساتھ صرف۔

ف۳۲ کفارِ مکہ کو اور ان کے کاہن اور مجنون کہنے کی وجہ سے آپ نصیحت سے باز نہ رہیں اس لیے۔

ف۳۳ یہ کفارِ مکہ آپ کی شان میں۔

ف۳۴ کہ جیسے ان سے پہلے شاعر مر گئے اور ان کے جتھے ٹوٹ گئے یہی حال ان کا ہونا ہے (معاذ اللہ) اور وہ کفار یہ بھی کہتے تھے کہ ان کے والد کی موت جوانی میں ہوئی ہے ان کی بھی ایسی ہی ہوگی اللہ تعالیٰ اپنے حبیب سے فرماتا ہے

ع ۴۸ ۳

ف۳۵ میری موت کا۔

ف۳۶ کہ تم پر عذابِ الٰہی آئے چنانچہ یہ ہوا اور وہ کفار بدر میں قتل و قید کے عذاب میں گرفتار کیے گئے۔

ف۳۷ جو وہ حضور کی شان میں کہتے ہیں شاعر ساحر کاہن مجنون ایسا کہنا بالکل خلافِ عقل ہے اور طرہ یہ کہ مجنون بھی کہتے جائیں اور شاعر ساحر کاہن بھی اور پھر اپنے عاقل ہونے کا دعوٰی۔

ف۳۸ کہ عناد میں اندھے ہو رہے ہیں اور کفر و طغیان میں حد سے گزر گئے۔

ف۳۹ یعنی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دل سے

ف۴۰ اور دشمنی و خبثِ نفس سے ایسے طعن کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر حجت قائم فرماتا ہے کہ اگر ان کے خیال میں قرآن جیسا کلام کوئی انسان بنا سکتا ہے

ف۴۱ جو حسن و خوبی اور فصاحت و بلاغت میں اس کے مثل ہو

ف۴۲ یعنی کیا وہ ماں باپ سے پیدا نہ ہوئے جماد بے عقل ہیں جن پر حجت قائم نہ کی جائیگی ایسا نہیں یا یہ معنی ہیں کہ کیا وہ نطفہ سے پیدا نہیں ہوئے اور کیا انھیں خدا نے نہیں بنایا ف۴۳ کہ انھوں نے اپنے آپ کو خود ہی بنا لیا ہو یہ بھی محال ہے تو لا محالہ انھیں اقرار کرنا پڑے گا کہ انھیں اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا پھر کیا سبب ہے کہ وہ اس کی عبادت نہیں کرتے اور بتوں کو پوجتے ہیں ف۴۴ یہ بھی نہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوائے آسمان و زمین پیدا کرنے کے کوئی قدرت نہیں رکھتا تو کیوں اس کی عبادت نہیں کرتے ف۴۵ اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی قدرت و خالقیت کا اگر اس کا یقین ہوتا تو ضرور اس کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لاتے۔

خَزَآىِٕنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ الْمُصَۜیْطِرُوْنَؕ(۳۷) اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ یَّسْتَمِعُوْنَ فِیْهِۚ

رب کے خزانے ہیں ف۴۶ یا وہ کڑوڑے ہیں ف۴۷ یا ان کے پاس کوئی زینہ ہے ف۴۸ جس میں چڑھ

فَلْیَاْتِ مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍؕ(۳۸) اَمْ لَهُ الْبَنٰتُ وَ لَكُمُ الْبَنُوْنَؕ(۳۹)

کر سن لیتے ہیں ف۴۹ تو ان کا سننے والا کوئی روشن سند لائے کیا اس کو بیٹیاں اور تم کو بیٹے ف۵۰

اَمْ تَسْــٴَـلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَؕ(۴۰) اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَیْبُ

یا تم ان سے ف۵۱ کچھ اجرت مانگتے ہو تو وہ چٹی کے بوجھ میں دبے ہیں ف۵۲ یا ان کے پاس غیب ہیں جس

فَهُمْ یَكْتُبُوْنَؕ(۴۱) اَمْ یُرِیْدُوْنَ كَیْدًاؕ فَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا هُمُ الْمَكِیْدُوْنَؕ(۴۲)

سے وہ حکم لگاتے ہیں ف۵۳ یا کسی داؤں کے ارادہ میں ہیں ف۵۴ تو کافروں ہی پر داؤں پڑنا ہے ف۵۵

اَمْ لَهُمْ اِلٰهٌ غَیْرُ اللّٰهِؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ(۴۳) وَ اِنْ یَّرَوْا كِسْفًا

یا اللہ کے سوا ان کا کوئی اور خدا ہے ف۵۶ اللہ کو پاکی ان کے شرک سے اور اگر آسمان سے کوئی ٹکڑا

مِّنَ السَّمَآءِ سَاقِطًا یَّقُوْلُوْا سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ(۴۴) فَذَرْهُمْ حَتّٰى یُلٰقُوْا

گرتا دیکھیں تو کہیں گے تہ بہ تہ بادل ہے ف۵۷ تو تم انھیں چھوڑ دو یہاں تک

یَوْمَهُمُ الَّذِیْ فِیْهِ یُصْعَقُوْنَۙ(۴۵) یَوْمَ لَا یُغْنِیْ عَنْهُمْ كَیْدُهُمْ شَیْــٴًـا

کہ وہ اپنے اس دن سے ملیں جس میں بیہوش ہونگے ف۵۸ جس دن ان کا داؤں کچھ کام نہ دے گا اور

وَّ لَا هُمْ یُنْصَرُوْنَؕ(۴۶) وَ اِنَّ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا عَذَابًا دُوْنَ ذٰلِكَ وَ لٰكِنَّ

نہ ان کی مدد ہو ف۵۹ اور بے شک ظالموں کے لیے اس سے پہلے ایک عذاب ہے ف۶۰ مگر

اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ(۴۷) وَ اصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْیُنِنَا وَ سَبِّحْ

ان میں اکثر کو خبر نہیں ف۶۱ اور اے محبوب تم اپنے رب کے حکم پر ٹھہرے رہو ف۶۲ کہ بیشک تم ہماری نگہداشت

بِحَمْدِ رَبِّكَ حِیْنَ تَقُوْمُۙ(۴۸) وَ مِنَ الَّیْلِ فَسَبِّحْهُ وَ اِدْبَارَ النُّجُوْمِ۠(۴۹)

میں ہو ف۶۳ اور اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے اس کی پاکی بولو جب تم کھڑے ہو ف۶۴ اور کچھ رات میں اس کی پاکی بولو اور تاروں کے پیٹھ دیتے ف۶۵

سُوْرَةُ النَّجْمِ مَكِّیَّةٌ وَهِیَ اِثْنَتَانِ وَّ سِتُّوْنَ اٰیَةً وَّ ثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورۂ النجم مکی ہے اس میں باسٹھ آیتیں اور تین رکوع ہیں — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

ف۴۶ نبوت و رزق وغیرہ کے کہ انھیں اختیار ہو جہاں چاہیں خرچ کریں اور جسے چاہیں دیں ف۴۷ خود مختار جو چاہے کریں کوئی پوچھنے والا نہ ہو ف۴۸ آسمان کی طرف لگا ہوا ف۴۹ اور انھیں معلوم ہو جاتا ہے کہ کون پہلے ہلاک ہوگا اور کس کی فتح ہوگی اگر انھیں اس کا دعوی ہو۔

ف۵۰ یہ ان کی سفاہت اور بے وقوفی کا بیان ہے کہ اپنے لیے تو بیٹے پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف بیٹیوں کی نسبت کرتے ہیں جن کو برا جانتے ہیں۔ ف۵۱ دین کی تعلیم پر۔

ف۵۲ اور تاوان کی زیر باری کے باعث اسلام نہیں لاتے یہ بھی تو نہیں ہے پھر اسلام لانے میں انھیں کیا عذر ہے۔

ف۵۳ کہ مرنے کے بعد نہ اٹھیں گے اور اٹھے بھی تو عذاب نہ کیے جائیں گے یہ بات بھی نہیں

ف۵۴ دار الندوہ میں جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کے نبی ہادی برحق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ضرر و قتل کے مشورے کرتے ہیں۔

ف۵۵ ان کے مکر و کید کا وبال انھیں پر پڑے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے مکر سے محفوظ رکھا اور انھیں بدر میں ہلاک کیا۔

ف۵۶ جو انھیں روزی دے اور عذاب الٰہی سے بچا سکے۔

ف۵۷ یہ جواب ہے کفار کے اس مقولہ کا جو کہتے تھے کہ ہم پر آسمان کا کوئی ٹکڑا گرا کر عذاب کیجیے اللہ تعالیٰ اسی کے جواب میں فرماتا ہے کہ ان کا کفر و عناد اس حد پر پہنچ گیا ہے کہ اگر ان پر ایسا ہی کیا جائے کہ آسمان کا کوئی ٹکڑا گرا دیا جائے اور آسمان سے اسے گرتے ہوئے دیکھیں تو بھی کفر سے باز نہ آئیں اور براہ عناد یہی کہیں کہ یہ تو ابر ہے اس سے ہم سیراب ہوں گے۔

ف۵۸ مراد اس سے نفخۂ اولیٰ کا دن ہے۔

ف۵۹ غرض کسی طرح عذاب آخرت سے بچ نہ سکیں گے

ف۶۰ ان کے کفر کے سبب عذاب آخرت سے پہلے اور وہ عذاب یا تو بدر میں قتل ہونا ہے یا بھوک و قحط کی ہفت سالہ مصیبت یا عذاب قبر۔

ف۶۱ کہ وہ عذاب میں مبتلا ہونے والے ہیں۔

ف۶۲ اور جو مہلت انھیں دی گئی ہے اس پر دل تنگ نہ ہو

ف۶۳ تمھیں وہ کچھ ضرر نہیں پہنچا سکتے۔

ف۶۴ نماز کے لیے اس سے تکبیر اولیٰ کے بعد سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ پڑھنا مراد ہے یا یہ معنیٰ ہیں کہ جب سو کر اٹھو تو اللہ تعالیٰ کی حمد و تسبیح کیا کرو یا یہ معنیٰ ہیں کہ ہر مجلس سے اٹھتے وقت حمد و تسبیح بجا لایا کرو ف۶۵ یعنی تاروں کے چھپنے کے بعد مراد یہ ہے کہ ان اوقات میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کرو بعض مفسرین نے فرمایا کہ تسبیح سے مراد نماز ہے ———— ف۱ سورہ والنجم مکیہ ہے اس میں تین رکوع باسٹھ۶۲ آیتیں تین سو ساٹھ۳۶۰ کلمے ایک ہزار چار سو پانچ۱۴۰۵ حرف ہیں یہ وہ پہلی سورت ہے جس کا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا اور حرم شریف میں مشرکین کے روبرو پڑھی۔

ف۲ نجم کی تفسیر میں مفسرین کے بہت سے قول ہیں بعض نے ثریا مراد لیا ہے اگرچہ ثریا کئی تارے ہیں لیکن نجم کا اطلاق ان پر عرب کی عادت ہے بعض نے نجم سے جنس نجوم مراد لی ہے بعض نے وہ نباتات جو ساق نہیں رکھتے زمین پر پھیلتے ہیں بعض نے نجم سے قرآن مراد لیا ہے لیکن سب سے لذیذ تفسیر وہ ہے جو حضرت مترجم قدس سرہ نے اختیار فرمائی کہ نجم سے مراد ہے ذات گرامی ہادی برحق سید انبیا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی (خازن) ف۳ صَاحِبُكُمْ سے مراد سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں معنی یہ ہیں کہ حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کبھی طریق حق و ہدایت سے عدول نہ کیا ہمیشہ اپنے رب کی توحید و عبادت میں رہے آپ کے دامن عصمت پر کبھی کسی امر مکروہ کی گرد نہ آئی اور بے راہ نہ چلنے سے یہ مراد ہے کہ حضور ہمیشہ رشد و ہدایت کی اعلیٰ منزل پر متمکن رہے اعتقاد فاسد کا شائبہ بھی کبھی آپ کے حاشیہ بساط تک نہ پہنچ سکا۔



وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ① مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ② وَمَا يَنْطِقُ عَنِ

اس پیارے چمکتے تارے محمد کی قسم جب یہ معراج سے اترے ف۲ تمہارے صاحب نہ بہکے نہ بے راہ چلے ف۳ اور وہ کوئی بات اپنی خواہش

الْهَوٰى ③ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰى ④ عَلَّمَهٗ شَدِیْدُ الْقُوٰى ⑤ ذُوْ مِرَّةٍ

سے نہیں کرتے وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے ف۴ انہیں ف۵ سکھایا ف۶ سخت قوتوں والے طاقتور نے ف۷ پھر اس جلوہ

فَاسْتَوٰى ⑥ وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ⑦ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ⑧ فَكَانَ قَابَ

نے قصد فرمایا ف۸ اور وہ آسمان بریں کے سب سے بلند کنارہ پر تھا ف۹ پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا ف۱۰ پھر خوب اتر آیا ف۱۱ تو اس جلوے

قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰى ⑨ فَاَوْحٰۤى اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰى ⑩ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ

اور اس محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم ف۱۲ اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی ف۱۳ دل نے جھوٹ نہ کہا جو دیکھا

مَا رَاٰى ⑪ اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا یَرٰى ⑫ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ⑬ عِنْدَ

ف۱۴ تو کیا تم ان سے ان کے دیکھے ہوئے پر جھگڑتے ہو ف۱۵ اور انہوں نے تو وہ جلوہ دو بار دیکھا ف۱۶ سدرۃ

سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ⑭ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ⑮ اِذْ یَغْشَى السِّدْرَةَ

المنتہیٰ کے پاس ف۱۷ اس کے پاس جنت الماویٰ ہے جب سدرہ پر چھا رہا تھا جو چھا رہا

مَا یَغْشٰى ⑯ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ⑰ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰیٰتِ رَبِّهِ

تھا ف۱۸ آنکھ نہ کسی طرف پھری نہ حد سے بڑھی ف۱۹ بے شک اپنے رب کی بہت بڑی نشانیاں

الْكُبْرٰى ⑱ اَفَرَءَیْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى ⑲ وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى ⑳

دیکھیں ف۲۰ تو کیا تم نے دیکھا لات اور عزیٰ اور اس تیسری منات کو ف۲۱

اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰى ㉑ تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِیْزٰى ㉒ اِنْ هِیَ اِلَّاۤ

کیا تم کو بیٹا اور اس کو بیٹی ف۲۲ جب تو یہ سخت بھونڈی تقسیم ہے ف۲۳ وہ تو نہیں مگر

اَسْمَآءٌ سَمَّیْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ

کچھ نام کہ تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لیے ہیں ف۲۴ اللہ نے ان کی کوئی سند نہیں اُتاری

اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنْ

وہ تو نرے گمان اور نفس کی خواہشوں کے پیچھے ہیں ف۲۵ حالانکہ بیشک ان کے پاس ان کے



ف۴ یہ جملہ اولیٰ کی دلیل ہے کہ حضور کا بہکنا اور بے راہ چلنا ممکن و متصور ہی نہیں کیونکہ آپ اپنی خواہش سے کوئی بات فرماتے ہی نہیں جو فرماتے ہیں وحی الٰہی ہوتی ہے اور اس میں حضور کے خلق عظیم اور آپ کی اعلیٰ منزلت کا بیان ہے نفس کا سب سے اعلیٰ مرتبہ یہ ہے کہ وہ اپنی خواہش ترک کر دے (کبیر) اور اس میں یہ بھی ارشاد ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے ذات و صفات و افعال میں فنا کے اس اعلیٰ مقام پر پہنچے کہ اپنا کچھ باقی نہ رہا تجلی ربانی کا یہ استیلائے تام ہوا کہ جو کچھ فرماتے ہیں وہ وحی الٰہی ہوتی ہے (روح البیان)

ف۵ یعنی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو۔

ف۶ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی فرمایا اور تعلیم سے مراد قلب مبارک تک پہنچا دینا ہے۔

ف۷ بعض مفسرین اس طرف گئے ہیں کہ سخت قوتوں والے طاقتور سے مراد حضرت جبریل ہیں اور سکھانے سے مراد تعلیم الٰہی سکھانا یعنی وحی الٰہی کا پہنچانا ہے حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ شَدِیْدُ الْقُوٰى ذُوْ مِرَّةٍ سے مراد اللہ تعالیٰ ہے اس نے اپنی ذات کو اس وصف کے ساتھ ذکر فرمایا معنی یہ ہیں کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے بے واسطہ تعلیم فرمائی، (تفسیر روح البیان) ف۸ عام مفسرین نے فَاسْتَوٰى کا فاعل بھی حضرت جبریل کو قرار دیا ہے اور یہ معنی لیے ہیں کہ حضرت جبریل امین اپنی اصلی صورت پر قائم ہوئے اور اس کا سبب یہ ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں ان کی اصلی صورت میں ملاحظہ فرمانے کی خواہش ظاہر فرمائی تھی تو حضرت جبریل جانب مشرق میں حضور کے سامنے نمودار ہوئے اور ان کے وجود سے مشرق سے مغرب تک بھر گیا یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا کسی انسان نے حضرت جبریل کو ان کی اصلی صورت میں نہیں دیکھا امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت جبریل کو دیکھنا تو صحیح ہے اور حدیث سے ثابت ہے لیکن یہ حدیث میں نہیں ہے کہ اس آیت میں کہ حضرت جبریل کو دیکھنا مراد ہے بلکہ ظاہر تفسیر میں یہ ہے کہ مراد فَاسْتَوٰى سے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مکان عالی اور منزلت رفیعہ میں استویٰ فرمانا ہے (تفسیر کبیر)

تفسیر روح البیان میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے افق اعلیٰ یعنی آسمانوں کے اوپر استویٰ فرمایا اور حضرت جبریل سدرۃ المنتہیٰ پر رک گئے آگے نہ بڑھ سکے انھوں نے کہا اگر میں ذرا بھی آگے بڑھوں تو تجلیات جلال مجھے جلا ڈالیں اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آگے بڑھ گئے اور مستوائے عرش سے بھی گزر گئے اور حضرت مترجم قدس سرہ کا ترجمہ اس طرف مشیر ہے کہ استویٰ کی اسناد حضرت رب العزت عز و علیٰ کی طرف ہے اور یہی قول حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے ف۹ یہاں بھی عام مفسرین اسی طرف گئے ہیں کہ یہ حال جبریل امین کا ہے لیکن امام رازی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ظاہر یہ ہے کہ یہ حال سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہے کہ آپ افق اعلیٰ یعنی فوق السماوات تھے جس طرح کہنے والا یہ کہتا ہے کہ میں نے چھت پر چاند دیکھا پہاڑ پر چاند دیکھا اس کے معنی یہ نہیں ہوتے کہ چاند چھت پر یا پہاڑ پر تھا بلکہ یہی معنی ہوتے ہیں کہ دیکھنے والا چھت یا پہاڑ پر تھا اسی طرح یہاں یہ معنی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فوق السماوات پر پہنچے تو تجلی ربانی آپ کی طرف متوجہ ہوئی ف۱۰ اس کے معنی میں بھی مفسرین کے کئی قول ہیں ایک قول یہ ہے کہ حضرت جبریل کا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قریب ہونا مراد ہے کہ وہ اپنی صورت اصلی دکھا دینے کے بعد حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قرب میں حاضر ہوئے دوسرے معنی یہ ہیں کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت حق کے قرب سے مشرف ہوئے تیسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے قرب کی نعمت سے نوازا اور یہی صحیح تر ہے ف۱۱ اس میں بھی چند قول ہیں ایک تو یہ کہ نزدیک ہونے سے حضورؐ کا عروج و وصول مراد ہے اور اتر آنے سے نزول و رجوع تو حاصل معنی یہ ہے کہ حق تعالیٰ کے قرب میں باریاب ہوئے پھر وصال کی نعمتوں سے فیض یاب ہو کر خلق کی طرف متوجہ ہوئے دوسرا قول یہ ہے کہ حضرت رب العزت اپنے لطف و رحمت کے ساتھ اپنے حبیب سے قریب ہوا اور اس قرب میں زیادتی فرمائی تیسرا قول یہ ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مقرب درگاہ ربوبیت ہو کر سجدۂ طاعت ادا کیا (روح البیان) بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ قریب ہوا جب رب العزت الخ (خازن) ف۱۲ یہ اشارہ ہے تاکید قرب کی طرف کہ قرب اپنے کمال کو پہنچا اور باادب احبا میں جو نزدیکی متصور ہو سکتی ہے وہ اپنی غایت کو پہنچی ف۱۳ اکثر علماء مفسرین کے نزدیک اس کے معنیٰ یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندۂ خاص حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وحی فرمائی (جمل) حضرت جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کو وحی فرمائی جو وحی فرمائی یہ وحی بے واسطہ تھی کہ اللہ تعالیٰ کے اور اسکے حبیب کے درمیان کوئی واسطہ نہ تھا اور یہ خدا اور رسول کے درمیان کے اسرار ہیں جن پر ان کے سوا کسی کو اطلاع نہیں بقلی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اس راز کو تمام خلق سے مخفی رکھا اور نہ بیان فرمایا کہ اپنے حبیب کو کیا وحی فرمائی اور محب و محبوب کے درمیان ایسے راز ہوتے ہیں جن کو ان کے سوا کوئی نہیں جانتا (روح البیان) علماء نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ اس شب میں جو آپ کو وحی فرمائی گئی وہ کئی قسم کے علوم تھے ایک تو علم شرائع و احکام جنکی سب کو تبلیغ کی جاتی ہے دوسرے معارف الٰہیہ جو خواص کو بتائے جاتے ہیں تیسرے حقائق و نتائج علوم ذوقیہ جو صرف اخص الخواص کو تلقین کیے جاتے ہیں اور ایک قسم وہ اسرار جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ساتھ خاص ہیں کوئی ان کا تحمل نہیں کر سکتا (روح البیان)

ف۱۴ آنکھ نے یعنی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قلب مبارک نے اس کی تصدیق کی جو چشم مبارک نے دیکھا معنی یہ ہیں کہ آنکھ سے دیکھا دل سے پہچانا اور اس رویت و معرفت میں شک و تردد نے راہ نہ پائی اب یہ بات کہ کیا دیکھا بعض مفسرین کا قول یہ ہے کہ حضرت جبریل کو دیکھا لیکن مذہب صحیح یہ ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب تبارک و تعالیٰ کو دیکھا اور یہ دیکھنا کس طرح تھا چشم سر سے یا چشم دل سے اس میں مفسرین کے دونوں قول پائے جاتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رب العزت کو اپنے قلب مبارک سے دو بار دیکھا (رواہ مسلم) ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ آپ نے رب عزوجل کو حقیقۃً چشم مبارک سے دیکھا یہ قول حضرت انس بن مالک اور حسن و عکرمہ کا ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو خلت اور حضرت موسیٰ کو کلام اور سید عالم محمد مصطفےٰ کو اپنے دیدار سے امتیاز بخشا۔ صلوات اللہ تعالیٰ علیہم کعب نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے دو بار کلام فرمایا اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کو دو مرتبہ دیکھا (ترمذی) لیکن حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دیدار کا انکار کیا اور آیت کو حضرت جبریل کے دیدار پر محمول کیا اور فرمایا کہ جو کوئی کہے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا اس نے جھوٹ



رَبِّهِمُ الْهُدٰى ﴿۲۳﴾ اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰى ﴿۲۴﴾ فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَالْاُوْلٰى ﴿۲۵﴾ وَ

رب کی طرف سے ہدایت آئی ف۲۶ کیا آدمی کو مل جائیگا جو کچھ وہ خیال باندھے ف۲۷ تو آخرت اور دُنیا سب کا مالک اللہ ہی ہے ف۲۸

كَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِى السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِىْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا اِلَّا مِنْۢ

اور کتنے ہی فرشتے ہیں آسمانوں میں کہ ان کی سفارش کچھ کام نہیں آتی مگر جب کہ اللہ اجازت

بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَرْضٰى ﴿۲۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا

دے دے جس کے لیئے چاہے اور پسند فرمائے ف۲۹ بے شک وہ جو آخرت پر

يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ لَيُسَمُّوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ تَسْمِيَةَ الْاُنْثٰى ﴿۲۷﴾ وَمَا لَهُمْ

ایمان رکھتے نہیں ف۳۰ ملائکہ کا نام عورتوں کا سا رکھتے ہیں ف۳۱ اور انھیں

بِهٖ مِنْ عِلْمٍ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ ۚ وَاِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِىْ مِنَ

اس کی کچھ خبر نہیں وہ تو نرے گمان کے پیچھے ہیں اور بے شک گمان یقین کی جگہ کچھ

الْحَقِّ شَيْـًٔا ﴿۲۸﴾ ۚ فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى ۙ عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا

کام نہیں دیتا ف۳۲ تو تم اس سے منہ پھیر لو جو ہماری یاد سے پھرا ف۳۳ اور اس نے نہ چاہی مگر دُنیا

الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۲۹﴾ ؕ ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ

کی زندگی ف۳۴ یہاں تک ان کے علم کی پہنچ ہے ف۳۵ بیشک تمھارا رب خوب جانتا ہے

ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۙ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى ﴿۳۰﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا

جو اس کی راہ سے بہکا اور وہ خوب جانتا ہے جس نے راہ پائی اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں

فِى الْاَرْضِ ۙ لِيَجْزِىَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَيَجْزِىَ الَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا

میں ہے اور جو کچھ زمین میں تاکہ برائی کرنے والوں کو ان کے کیے کا بدلہ دے اور نیکی کرنے والوں کو

بِالْحُسْنٰى ﴿۳۱﴾ ۚ اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ ؕ

نہایت اچھا صلہ عطا فرمائے وہ جو بڑے گناہوں اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں ف۳۶ مگر اتنا کہ گناہ

اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَ

کے پاس گئے اور رک گئے ف۳۷ بیشک تمھارے رب کی مغفرت وسیع ہے وہ تمھیں خوب جانتا ہے ف۳۸ تمھیں مٹی سے پیدا کیا



کہا اور سند میں لَا تُدْرِکُهُ الْاَبْصَارُ تلاوت فرمائی یہاں چند باتیں قابل لحاظ ہیں ایک یہ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا قول نفی میں ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا اثبات میں اور مثبت ہی مقدم ہوتا ہے کیونکہ نافی کسی چیز کی نفی اس لیے کرتا ہے کہ اس نے سنا نہیں اور مثبت اثبات اس لیے کرتا ہے کہ اس نے سنا اور جانا تو علم مثبت کے پاس ہے علاوہ بریں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ کلام حضور سے نقل نہیں کیا بلکہ آیت سے اپنے استنباط پر اعتماد فرمایا یہ حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی رائے ہے اور آیت میں ادراک یعنی احاطہ کی نفی ہے نہ رویت کی مسئلہ صحیح یہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دیدار الٰہی سے مشرف فرمائے گئے مسلم شریف کی حدیث مرفوع سے بھی یہی ثابت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما جو حبر الامۃ ہیں وہ بھی اسی پر ہیں مسلم کی حدیث ہے رَاَیْتُ رَبِّیْ بِعَیْنِیْ وَبِقَلْبِیْ میں نے اپنے رب کو اپنی آنکھ و اپنے دل سے دیکھا حضرت حسن بصری علیہ الرحمۃ قسم کھاتے تھے کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب معراج اپنے رب کو دیکھا حضرت امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قائل ہوں حضورؐ نے اپنے رب کو دیکھا اس کو دیکھا امام صاحب یہ فرماتے ہی رہے یہاں تک کہ سانس ختم ہو گیا ف۱۵ یہ مشرکین کو خطاب ہے جو شب معراج

کے واقعات کا انکار کرتے اور اس میں جھگڑتے تھے ف١٦ کیونکہ تخفیف کی درخواستوں کے لئے چند بار عروج و نزول ہوا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ربّ عزوجل کو اپنے قلب مبارک سے دو مرتبہ دیکھا اور انھیں سے یہ بھی مروی ہے کہ حضور نے ربّ عزّوجل کو آنکھ سے دیکھا ف١٧ سدرۃ المنتہیٰ ایک درخت ہے جس کی اصل (جڑ) چھٹے آسمان میں ہے اور اس کی شاخیں ساتویں آسمان میں پھیلی ہیں اور بلندی میں وہ ساتویں آسمان سے بھی گزر گیا ملائکہ اور ارواح شہداء و اتقیا اس سے آگے نہیں بڑھ سکتے ف١٨ یعنی ملائکہ اور انوار ف١٩ اس میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کمال قوت کا اظہار ہے کہ اس مقام میں جہاں عقلیں حیرت زدہ ہیں آپ ثابت رہے اور جس نور کا دیدار مقصود تھا اس سے بہرہ اندوز ہوئے دہنی بائیں کسی طرف ملتفت نہ ہوئے نہ مقصود کی دید سے آنکھ پھیری نہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح بیہوش ہوئے بلکہ اس مقام عظیم میں ثابت رہے۔

اِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِیْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْۚ فَلَا تُزَكُّوْۤا اَنْفُسَكُمْؕ هُوَ اَعْلَمُ

اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں حمل تھے تو آپ اپنی جانوں کو ستھرا نہ بتاؤ ف٣٩ وہ خوب جانتا ہے جو

بِمَنِ اتَّقٰى۠ ﴿۳۲﴾ اَفَرَءَیْتَ الَّذِیْ تَوَلّٰىۙ ﴿۳۳﴾ وَ اَعْطٰى قَلِیْلًا وَّ اَكْدٰى ﴿۳۴﴾

پرہیزگار ہیں ف٤٠ تو کیا تم نے دیکھا جو پھر گیا ف٤١ اور کچھ تھوڑا سا دیا اور روک رکھا ف٤٢

اَعِنْدَهٗ عِلْمُ الْغَیْبِ فَهُوَ یَرٰى ﴿۳۵﴾ اَمْ لَمْ یُنَبَّاْ بِمَا فِیْ صُحُفِ مُوْسٰىۙ ﴿۳۶﴾

کیا اس کے پاس غیب کا علم ہے تو وہ دیکھ رہا ہے ف٤٣ کیا اسے اس کی خبر نہ آئی جو صحیفوں میں ہے موسیٰ کے ف٤٤

وَ اِبْرٰهِیْمَ الَّذِیْ وَفّٰۤىۙ ﴿۳۷﴾ اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰىۙ ﴿۳۸﴾ وَ اَنْ لَّیْسَ

اور ابراہیم کے جو احکام پورے بجا لایا ف٤٥ کہ کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسری کا بوجھ نہیں اٹھاتی ف٤٦ اور یہ کہ

لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰىۙ ﴿۳۹﴾ وَ اَنَّ سَعْیَهٗ سَوْفَ یُرٰى۪ ﴿۴۰﴾ ثُمَّ یُجْزٰىهُ

آدمی نہ پائے گا مگر اپنی کوشش ف٤٧ اور یہ کہ اس کی کوشش عنقریب دیکھی جائیگی ف٤٨ پھر اس کا بھرپور

الْجَزَآءَ الْاَوْفٰىۙ ﴿۴۱﴾ وَ اَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰىۙ ﴿۴۲﴾ وَ اَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَ

بدلہ دیا جائے گا اور یہ کہ بیشک تمہارے رب ہی کی طرف انتہا ہے ف٤٩ اور یہ کہ وہی ہے جس نے

اَبْكٰىۙ ﴿۴۳﴾ وَ اَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَ اَحْیَاۙ ﴿۴۴﴾ وَ اَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَیْنِ الذَّكَرَ

ہنسایا اور رلایا ف٥٠ اور یہ کہ وہی ہے جس نے مارا اور جلایا ف٥١ اور یہ کہ اسی نے دو جوڑے بنائے نر اور

وَ الْاُنْثٰىۙ ﴿۴۵﴾ مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى۪ ﴿۴۶﴾ وَ اَنَّ عَلَیْهِ النَّشْاَةَ الْاُخْرٰىۙ ﴿۴۷﴾

مادہ نطفہ سے جب ڈالا جائے ف٥٢ اور یہ کہ اسی کے ذمہ ہے پچھلا اٹھانا ف٥٣

وَ اَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَ اَقْنٰىۙ ﴿۴۸﴾ وَ اَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰىۙ ﴿۴۹﴾ وَ اَنَّهٗۤ اَهْلَكَ

اور یہ کہ اسی نے غنیٰ دی اور قناعت دی اور یہ کہ وہی ستارہ شعریٰ کا رب ہے ف٥٤ اور یہ کہ اسی نے

عَادَا ِ۟الْاُوْلٰىۙ ﴿۵۰﴾ وَ ثَمُوْدَاۡ فَمَاۤ اَبْقٰىۙ ﴿۵۱﴾ وَ قَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا

پہلی عاد کو ہلاک فرمایا ف٥٥ اور ثمود کو ف٥٦ تو کوئی باقی نہ چھوڑا اور ان سے پہلے نوح کی قوم کو ف٥٧ بیشک وہ ان سے

هُمْ اَظْلَمَ وَ اَطْغٰىؕ ﴿۵۲﴾ وَ الْمُؤْتَفِكَةَ اَهْوٰىۙ ﴿۵۳﴾ فَغَشّٰىهَا مَا غَشّٰىۚ ﴿۵۴﴾

بھی ظالم اور سرکش تھے ف٥٨ اور اس نے الٹنے والی بستی کو نیچے گرایا ف٥٩ تو اس پر چھایا جو کچھ چھایا ف٦٠



ف٢٠ یعنی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب معراج عجائب ملک و ملکوت کا ملاحظہ فرمایا اور آپ کا علم تمام معلومات غیبیہ ملکوتیہ پر محیط ہو گیا جیسا کہ حدیث اختصام ملائکہ میں وارد ہوا ہے اور دوسری اور احادیث میں آیا ہے۔ (روح البیان)

ف٢١ لات عزیٰ اور منات بتوں کے نام ہیں جنھیں مشرکین پوجتے تھے اس آیت میں ارشاد فرمایا کہ تم نے ان بتوں کو دیکھا یعنی بنظر تحقیق و انصاف اگر اس طرح دیکھا ہو تو تمھیں معلوم ہو گیا ہو گا کہ یہ محض بے قدرت ہیں اور اللہ تعالیٰ قادر برحق کو چھوڑ کر ان بے قدرت بتوں کو پوجنا اور اس کا شریک ٹھہرانا کس قدر ظلم عظیم اور خلاف عقل و دانش ہے اور مشرکین مکہ یہ کہا کرتے تھے کہ یہ بت اور فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں اس پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

ف٢٢ جو تمھارے نزدیک ایسی بری چیز ہے کہ جب تم میں سے کسی کو بیٹی پیدا ہونے کی خبر دی جاتی ہے تو اس کا چہرہ بگڑ جاتا ہے اور رنگ تاریک ہو جاتا ہے اور لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے حتیٰ کہ تم بیٹیوں کو زندہ درگور کر ڈالتے ہو پھر بھی اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں بتاتے ہو۔

ف٢٣ کہ جو چیز بری سمجھتے ہو وہ خدا کے لیے تجویز کرتے ہو۔

ف٢٤ یعنی ان بتوں کا نام اِلٰہ اور معبود تم نے اور تمھارے باپ دادا نے بالکل بیجا اور غلط طور پر رکھ لیا ہے نہ یہ حقیقت میں اِلٰہ ہیں نہ معبود۔

ف٢٥ یعنی ان کا بتوں کو پوجنا عقل و علم و تعلیم الٰہی کے خلاف اتباع نفس و ہوا اور وہم پرستی کی بنا پر ہے۔

ف٢٦ یعنی کتاب الٰہی اور خدا کے رسول جنھوں نے صراحت کے ساتھ بار بار بتایا کہ بت معبود نہیں ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوائے کوئی بھی عبادت کا مستحق نہیں ف٢٧ یعنی کافر جو بتوں کے ساتھ جھوٹی امیدیں رکھتے ہیں کہ وہ ان کے کام آئیں گے یہ امیدیں باطل ہیں۔

ف٢٨ جسے جو چاہے دے اسی کی عبادت کرنا اور اسی کو راضی رکھنا کام آئیگا۔

ف٢٩ یعنی ملائکہ باوجودیکہ بارگاہ الٰہی میں قرب و منزلت رکھتے ہیں بعد ازاں صرف اس کے لیے شفاعت کریں گے جس کے لیے اللہ تعالیٰ کی مرضی ہو یعنی مومن موحد کے لیے تو بتوں سے شفاعت کی امید رکھنا نہایت باطل ہے کہ نہ انھیں بارگاہ حق میں قرب حاصل نہ کفار شفاعت کے اہل ف٣٠ یعنی کفار منکرین بعث ف٣١ کہ انھیں خدا کی بیٹیاں بتاتے ہیں ف٣٢ امور انفی اور حقیقت حال علم و یقین سے معلوم ہوتی ہے نہ کہ وہم و گمان سے ف٣٣ یعنی قرآن پر ایمان سے ف٣٤ آخرت پر ایمان نہ لایا کہ اس کا طالب ہوتا ف٣٥ یعنی وہ اس قدر کم عقل و کم علم ہیں کہ انھوں نے آخرت پر دنیا کو ترجیح دی ہے یا یہ معنی ہیں کہ ان کے علم کی انتہا وہم و گمان ہیں جو انھوں نے باندھ رکھے ہیں کہ معاذ اللہ فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں ان کی شفاعت کریں گے اور اس وہم باطل پر بھروسا کر کے انھوں نے ایمان اور قرآن کی پروا نہ کی ف٣٦ گناہ وہ عمل ہے جس کا کرنے والا عذاب کا مستحق ہو اور بعض اہل علم نے فرمایا کہ گناہ وہ ہے جس کا کرنے والا ثواب سے محروم ہو بعض کا قول ہے ناجائز کام کرنے کو گناہ کہتے ہیں بہر حال گناہ کی دو قسمیں ہیں صغیرہ اور کبیرہ، کبیرہ وہ جس کا عذاب سخت ہو اور بعض علماء نے فرمایا کہ صغیرہ وہ جس پر وعید نہ ہو کبیرہ وہ جس پر وعید ہو اور فواحش وہ جن پر حد ہو ف٣٧ کہ اتنا تو کبائر سے بچنے کی برکت سے معاف ہو جاتا ہے ف٣٨ شان نزول یہ آیت ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی جو نیکیاں کرتے تھے اور اپنے عملوں کی تعریف کرتے تھے اور کہتے تھے ہماری نمازیں ہمارے روزے ہمارے حج ف٣٩ یعنی تفاخراً اپنی نیکیوں کی تعریف نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں

کے حالات کا خود جاننے والا ہے وہ ان کی ابتدا ہستی سے آخر ایام کے جملہ احوال کو جانتا ہے مسئلہ اس آیت میں ریا اور خود نمائی اور خود سرائی کی ممانعت فرمائی گئی لیکن اگر نعمت الٰہی کے اعتراف اور طاعت وعبادت پر مسرت اور اس کے ادائے شکر کے لیے نیکیوں کا ذکر کیا جائے تو جائز ہے ف۴۰ اور اسی کا جاننا کافی وہی جزا دینے والا ہے اور دوسروں پر اظہار اور نام ونمود سے کیا فائدہ ف۴۱ اسلام سے شانِ نزول یہ آیت ولید بن مغیرہ کے حق میں نازل ہوئی جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دین میں اتباع کیا تھا مشرکوں نے اس کو عار دلائی اور کہا کہ تو نے بزرگوں کا دین چھوڑ دیا اور تو گمراہ ہو گیا اس نے کہا میں نے عذاب الٰہی کے خوف سے ایسا کیا تو عار دلانے والے کافر نے اس سے کہا کہ اگر تو شرک کی طرف لوٹ آئے اور اس قدر مال مجھ کو دے تو تیرا عذاب میں اپنے ذمہ لیتا ہوں اس پر ولید اسلام سے منحرف و مرتد ہو کر پھر شرک میں مبتلا ہو گیا اور جس شخص سے مال دینا ٹھہرا تھا اس نے تھوڑا سا دیا اور باقی سے منع کر دیا ف۴۲ باقی شانِ نزول یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ آیت عاص بن وائل سہمی کے حق میں نازل ہوئی وہ اکثر امور میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تائید و موافقت کیا کرتا تھا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ آیت ابوجہل کے حق میں نازل ہوئی کہ اس نے کہا تھا اللہ تعالیٰ کی قسم محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہمیں بہترین اخلاق کا حکم فرماتے ہیں اس تقدیر پر معنی یہ ہیں کہ تھوڑا سا اقرار کیا اور حق لازم میں سے قدرے قلیل ادا کیا اور باقی سے باز رہا یعنی ایمان نہ لایا۔

ف۴۳ کہ دوسرا شخص اس کا بارِ گناہ اٹھا لے گا اور اس کے عذاب کو اپنے ذمہ لے گا ف۴۴ یعنی اسفار توریت میں۔

ف۴۵ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی صفت ہے کہ انھیں جو کچھ حکم دیا گیا تھا وہ انھوں نے پوری طور ادا کیا اس میں بیٹے کا ذبح بھی ہے اور اپنا آگ میں ڈالا جانا بھی اور اس کے علاوہ اور مامورات بھی اس کے بعد اللہ تعالیٰ اس مضمون کا ذکر فرماتا ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کتاب اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفوں میں مذکور فرمایا گیا تھا۔

ف۴۶ اور کوئی دوسرے کے گناہ پر نہیں پکڑا جاتا اس میں اس شخص کے قول کا ابطال ہے جو ولید بن مغیرہ کے عذاب کا ذمہ دار بنا تھا اور اس کے گناہ اپنے ذمہ لینے کو کہتا تھا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ زمانۂ حضرت ابراہیم سے پہلے لوگ آدمی کو دوسرے کے گناہ پر بھی پکڑ لیتے تھے اگر کسی نے کسی کو قتل کیا ہوتا تو بجائے اس قاتل کے اس کے بیٹے یا بھائی یا بی بی یا غلام کو قتل کر دیتے تھے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا زمانہ آیا تو آپ نے اس کی ممانعت فرمائی اور اللہ تعالیٰ کا یہ حکم پہنچایا کہ کوئی کسی کے بارِ گناہ میں ماخوذ نہیں۔

ف۴۷ یعنی عمل مراد یہ ہے کہ آدمی اپنی ہی نیکیوں سے فائدہ پاتا ہے یہ مضمون بھی صحف ابراہیم و موسیٰ کا ہے علیہما السلام اور کہا گیا ہے کہ ان ہی امتوں کے لیے خاص تھا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہ حکم ہماری شریعت میں آیت اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ سے منسوخ ہو گیا حدیث شریف میں ہے کہ ایک شخص نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میری ماں کی وفات ہو گئی اگر میں اس کی طرف سے صدقہ دوں کیا نافع ہوگا فرمایا ہاں مسائل اور بکثرت احادیث سے ثابت ہے کہ میت کو صدقات و طاعت سے جو ثواب پہنچایا جاتا ہے پہنچتا ہے اس پر علماء امت کا اجماع ہے اور اسی لیے مسلمانوں میں معمول ہے کہ وہ اپنے اموات کو فاتحہ سوم چہلم برسی عرس وغیرہ طاعات و صدقات سے ثواب پہنچاتے رہتے ہیں یہ عمل احادیث کے بالکل مطابق ہے اس آیت کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے کہ یہاں انسان سے کافر مراد ہے اور معنی یہ ہیں کہ کافر کو کوئی بھلائی نہ ملے گی بجز اس کے جو اس نے کی ہو کہ دنیا ہی میں وسعت رزق یا تندرستی وغیرہ سے اس کا بدلہ دے دیا جائیگا تاکہ آخرت میں اس کا کچھ حصہ باقی نہ رہے اور ایک معنی آیت کے مفسرین نے یہ بھی بیان کیے ہیں کہ آدمی بمقتضائے عدل وہی پائے گا جو اس نے کیا ہو اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جو چاہے عطا فرمائے اور ایک قول مفسرین کا یہ بھی ہے کہ مومن کے لیے دوسرا مومن جو نیکی کرتا ہے وہ نیکی خود اسی مومن کی شمار کی جاتی ہے جس کے لیے کی گئی کیونکہ اس کا کرنے والا مثل نائب و وکیل کے اس کا قائم مقام ہوتا ہے ف۴۸ آخرت میں ف۴۹ آخرت میں اسی کی طرف رجوع ہے وہی اعمال کی جزا دے گا ف۵۰ جسے چاہا خوش کیا جسے چاہا غمگین کیا ف۵۱ یعنی دنیا میں موت دی اور آخرت میں زندگی عطا فرمائی یا یہ معنی کہ باپ دادا کو موت دی اور ان کی اولاد کو زندگی بخشی یا یہ مراد کہ کافروں کو موت کفر سے ہلاک کیا اور ایمان والوں کو ایمانی زندگی بخشی ف۵۲ رحم میں ف۵۳ یعنی موت کے بعد زندہ فرمانا ف۵۴ جو کہ

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰی ﴿۵۵﴾ هٰذَا نَذِیْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰی ﴿۵۶﴾

تو اے سننے والے اپنے رب کی کونسی نعمتوں میں شک کرے گا یہ ف۶۱ ایک ڈر سنانیوالے ہیں اگلے ڈرنے والوں کی طرح ف۶۲

اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ ﴿۵۷﴾ لَیْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ ﴿۵۸﴾ اَفَمِنْ

پاس آئی پاس آنیوالی ف۶۳ اللہ کے سوا اس کا کوئی کھولنے والا نہیں ف۶۴ تو کیا اس بات

هٰذَا الْحَدِیْثِ تَعْجَبُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَ تَضْحَكُوْنَ وَ لَا تَبْكُوْنَ ﴿۶۰﴾ وَ

سے تم تعجب کرتے ہو ف۶۵ اور ہنستے ہو اور روتے نہیں ف۶۶ اور

اَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ ﴿۶۱﴾ فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَ اعْبُدُوْا ﴿۶۲﴾ السجدة

تم کھیل میں پڑے ہو تو اللہ کے لیے سجدہ اور اس کی بندگی کرو ف۶۷

سُوْرَةُ الْقَمَرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورۂ قمر مکی ہے اس میں پچپن آیتیں اور تین رکوع ہیں اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَ انْشَقَّ الْقَمَرُ ﴿۱﴾ وَ اِنْ یَّرَوْا اٰیَةً یُّعْرِضُوْا وَ یَقُوْلُوْا

پاس آئی قیامت اور ف۲ شق ہو گیا چاند ف۳ اور اگر دیکھیں ف۴ کوئی نشانی تو منہ پھیرتے ف۵ اور کہتے

سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ﴿۲﴾ وَ كَذَّبُوْا وَ اتَّبَعُوْۤا اَهْوَآءَهُمْ وَ كُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ﴿۳﴾

ہیں یہ تو جادو ہے چلا آتا اور انھوں نے جھٹلایا ف۶ اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے ف۷ اور ہر کام قرار پا چکا ہے

وَ لَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنَ الْاَنْۢبَآءِ مَا فِیْهِ مُزْدَجَرٌ ﴿۴﴾ حِكْمَةٌۢ بَالِغَةٌ فَمَا

اور بے شک ان کے پاس وہ خبریں آئیں ف۹ جن میں کافی روک تھی ف۱۰ انتہا کو پہنچی ہوئی حکمت پھر کیا

تُغْنِ النُّذُرُ ﴿۵﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ یَوْمَ یَدْعُ الدَّاعِ اِلٰی شَیْءٍ نُّكُرٍ ﴿۶﴾

کام دیں ڈر سنانیوالے تو تم ان سے منہ پھیر لو ف۱۱ جس دن بلانے والا ف۱۲ ایک سخت بے پہچانی بات کی طرف

خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ یَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ كَاَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ ﴿۷﴾

بلائے گا ف۱۳ نیچی آنکھیں کیے ہوئے قبروں سے نکلیں گے گویا وہ ٹیڈی ہیں پھیلی ہوئی ف۱۴

مُّهْطِعِیْنَ اِلَی الدَّاعِ یَقُوْلُ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا یَوْمٌ عَسِرٌ ﴿۸﴾ كَذَّبَتْ

بلانے والے کی طرف لپکتے ہوئے ف۱۵ کافر کہیں گے یہ دن سخت ہے ان سے

قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ فَكَذَّبُوْا عَبْدَنَا وَ قَالُوْا مَجْنُوْنٌ وَّ ازْدُجِرَ ⑨

ف۱۶ پہلے نوح کی قوم نے جھٹلایا تو ہمارے بندہ ف۱۷ کو جھوٹا بتلایا اور بولے وہ مجنون ہے اور اُسے جھڑکا ف۱۸

فَدَعَا رَبَّهٗۤ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ⑩ فَفَتَحْنَاۤ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ

تو اس نے اپنے رب سے دُعا کی کہ میں مغلوب ہوں تو میرا بدلہ لے تو ہم نے آسمان کے دروازے کھول دیئے زور کے

مُّنْهَمِرٍ ⑪ وَّ فَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُیُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰۤى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ⑫

بہتے پانی سے ف۱۹ اور زمین چشمے کر کے بہا دی ف۲۰ تو دونوں پانی ف۲۱ مل گئے اس مقدار پر جو مقدر تھی ف۲۲

وَ حَمَلْنٰهُ عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّ دُسُرٍ ⑬ تَجْرِیْ بِاَعْیُنِنَا جَزَآءً لِّمَنْ

اور ہم نے نوح کو سوار کیا ف۲۳ تختوں اور کیلوں والی پر کہ ہماری نگاہ کے رُو برُو بہتی ف۲۴ اسکے صلہ میں ف۲۵

كَانَ كُفِرَ ⑭ وَ لَقَدْ تَّرَكْنٰهَاۤ اٰیَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ⑮ فَكَیْفَ كَانَ

جس کے ساتھ کفر کیا گیا تھا اور ہم نے اُسے ف۲۶ نشانی چھوڑا تو ہے کوئی دھیان کرنے والا ف۲۷ تو کیسا ہوا میرا عذاب

عَذَابِیْ وَ نُذُرِ ⑯ وَ لَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ⑰

اور میری دھمکیاں اور بے شک ہم نے قرآن یاد کرنے کے لیے آسان فرما دیا تو ہے کوئی یاد کرنے والا ف۲۸

كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَیْفَ كَانَ عَذَابِیْ وَ نُذُرِ ⑱ اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ رِیْحًا

عاد نے جھٹلایا ف۲۹ تو کیسا ہوا میرا عذاب اور میرے ڈر دلانے کے فرمان ف۳۰ بیشک ہم نے ان پر ایک سخت

صَرْصَرًا فِیْ یَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ⑲ تَنْزِعُ النَّاسَ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ

آندھی بھیجی ف۳۱ ایسے دن میں جس کی نحوست ان پر ہمیشہ کے لئے رہی ف۳۲ لوگوں کو دے مارتی تھی کہ گویا وہ

نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ ⑳ فَكَیْفَ كَانَ عَذَابِیْ وَ نُذُرِ ㉑ وَ لَقَدْ یَسَّرْنَا

اکھڑی ہوئی کھجوروں کے ڈنڈ ہیں تو کیسا ہوا میرا عذاب اور ڈر کے فرمان اور بیشک ہم نے آسان کیا

الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ㉒ ع كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِالنُّذُرِ ㉓ فَقَالُوْۤا

قرآن یاد کرنے کے لیے تو ہے کوئی یاد کرنے والا ثمود نے رسولوں کو جھٹلایا ف۳۳ تو بولے کیا

اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗۤ اِنَّاۤ اِذًا لَّفِیْ ضَلٰلٍ وَّ سُعُرٍ ㉔ ءَاُلْقِیَ الذِّكْرُ

ہم اپنے میں کے ایک آدمی کی تابعداری کریں ف۳۴ جب تو ہم ضرور گمراہ اور دیوانے ہیں ف۳۵ کیا ہم سب میں سے



شدت گرما میں جوزار کے بعد طالع ہوتا ہے اہل جاہلیت اس کی عبادت کرتے تھے اس آیت میں بتایا گیا کہ سب کا ربّ اللہ ہے اس ستارے کا رب بھی اللہ ہی ہے لہٰذا اسی کی عبادت کرو ف۵۵ باد صرصر سے علاوہ دو ہیں ایک تو قوم ہود اس کو پہلی عاد کہتے ہیں اور ان کے بعد والوں کو دوسری عاد کہ وہ انھیں کے اعقاب تھے ف۵۶ جو صالح علیہ السلام کی قوم تھی ف۵۷ غرق کرکے ہلاک کیا ف۵۸ کہ حضرت نوح علیہ السلام ان میں ہزار برس کے قریب تشریف فرما رہے مگر انھوں نے دعوت قبول نہ کی اور ان کی سرکشی کم نہ ہوئی ف۵۹ مراد اس سے قوم لوط کی بستیاں ہیں جنھیں حضرت جبریل علیہ السلام نے بحکم الٰہی اُٹھا کر اوندھا ڈال دیا اور زیر و زبر کر دیا ف۶۰ یعنی نشان کیے ہوئے پتھر برسائے ف۶۱ یعنی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ف۶۲ جو اپنی قوموں کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے تھے ف۶۳ یعنی قیامت ف۶۴ یعنی وہی اس کو ظاہر فرمائیگا یا یہ معنی ہیں کہ اس کے اہوال اور شدائد کو اللہ تعالیٰ کے سوائے کوئی نہیں دفع کر سکتا اور اللہ تعالیٰ دفع نہ فرمائے گا۔

ف۶۵ یعنی قرآن مجید سے منکر ہوتے ہو ف۶۶ اس کے وعدہ وعید سن کر

ف۶۷ کہ اس کے سوائے کوئی عبادت کا مستحق نہیں۔

ف۱ سورۂ قمر مکیہ ہے سوائے آیت سَیُهْزَمُ الْجَمْعُ کے اس میں تین رکوع پچپن آیتیں اور تین سو بیالیس کلمے اور ایک ہزار چار سو تئیس حرف ہیں ف۲ اس کے نزدیک ہونے کی نشانی ظاہر ہوئی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزہ سے ف۳ دو پارہ ہو کر شق القمر جس کا اس آیت میں بیان ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزات باہرہ میں سے ہے اہل مکہ نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک معجزہ کی درخواست کی تھی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چاند شق کر کے دکھایا چاند کے دو حصے ہو گئے اور ایک حصہ دوسرے سے جدا ہو گیا اور فرمایا کہ گواہ رہو قریش نے کہا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جادو سے ہماری نظر بندی کر دی ہے اس پر انھیں کی جماعت کے لوگوں نے کہا کہ اگر یہ نظر بندی ہے تو باہر کہیں بھی کسی کو چاند کے دو حصے نہ آئے ہوں گے اب جو قافلے آنے والے ہیں ان کی جستجو رکھو اور مسافروں سے دریافت کرو اگر دوسرے مقامات سے بھی چاند شق ہونا دیکھا گیا ہے تو بے شک معجزہ ہے چنانچہ سفر سے آنے والوں سے دریافت کیا انھوں نے بیان کیا کہ ہم نے دیکھا کہ اس روز چاند کے دو حصے ہو گئے تھے مشرکین کو انکار کی گنجائش نہ رہی اور وہ جاہلانہ طور پر جادو ہی جادو کہتے رہے صحاح کی احادیث کثیرہ میں اس معجزۂ عظیمہ کا بیان ہے اور خبر اس درجہ شہرت کو پہنچ گئی ہے کہ اس کا انکار کرنا عقل و انصاف سے دشمنی اور بے دینی ہے ف۴ اہل مکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صدق و نبوت پر دلالت کرنے والی ف۵ اس کی تصدیق اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانے سے۔ ف۶ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اور ان معجزات کو جو اپنی آنکھوں سے دیکھے ف۷ ان اباطیل کے جو شیطان نے ان کے دلنشیں کی تھیں کہ اگر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزات کی تصدیق کی تو ان کی سرداری تمام عالم میں مسلم ہو جائے گی اور قریش کی کچھ بھی عزت و قدر باقی نہ رہے گی۔ ف۸ وہ اپنے وقت پر ہونے ہی والا ہے کوئی اس کو روکنے والا نہیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دین غالب ہو کر رہے گا ف۹ پچھلی امتوں کی جو اپنے رسولوں کی تکذیب کرنے کے سبب ہلاک کیے گئے ف۱۰ کفر و تکذیب سے ف۱۱ اور انتہا درجہ کی نصیحت ف۱۱ کیونکہ وہ نصیحت و انذار سے پند پذیر ہونے والے نہیں (وَكَانَ هٰذَا قَبْلَ الْاَمْرِ بِالْقِتَالِ ثُمَّ نُسِخَ) ف۱۲ یعنی حضرت اسرافیل علیہ السلام صخرۂ بیت المقدس پر کھڑے ہو کر ف۱۳ جس کی مثل سختی کبھی نہ دیکھی ہو گی اور وہ ہول قیامت و حساب ہے ف۱۴ ہر طرف خوف سے حیران نہیں جانتے کہاں جائیں ف۱۵ یعنی حضرت اسرافیل علیہ السلام کی آواز کی طرف ف۱۶ یعنی قریش سے ف۱۷ نوح علیہ السلام ف۱۸ اور دھمکایا کہ اگر تم اپنے پند و نصیحت اور وعظ و دعوت سے باز نہ آئے تو ہم تمھیں قتل کر دیں گے سنگسار کر ڈالیں گے ف۱۹ جو چالیس روز تک نہ تھما ف۲۰ یعنی زمین سے اس قدر پانی نکلا کہ تمام زمین مثل چشموں کے ہو گئی ف۲۱ آسمان سے برسنے والے اور زمین سے ابلنے والے ف۲۲ اور لوح محفوظ میں مکتوب تھی کہ طوفان اس حد تک پہنچے گا ف۲۳ ایک کشتی ف۲۴ ہماری حفاظت میں ف۲۵ یعنی حضرت نوح علیہ السلام کے ف۲۶ یعنی اس واقعہ کو کہ کفار غرق کر کے ہلاک کر دیئے گئے اور حضرت نوح علیہ السلام کو نجات دی گئی اور بعض مفسرین کے نزدیک تَرَكْنٰهَا کی ضمیر کشتی کی طرف رجوع کرتی ہے قتادہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کشتی کو سرزمین جزیرہ میں

اور بعض کے نزدیک جودی پہاڑ پر مدتوں باقی رکھا یہاں تک کہ ہماری اُمّت کے پہلے لوگوں نے اس کو دیکھا ف۲۷ جو پند پذیر ہو اور عبرت حاصل کرے ف۲۸ اس آیت میں قرآن کریم کی تعلیم و تعلّم اور اس کے ساتھ اشتغال رکھنے اور اس کو حفظ کرنے کی ترغیب ہے اور یہ بھی مستفاد ہوتا ہے کہ قرآن یاد کرنے والے کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد ہوتی ہے اور اس کا حفظ سہل و آسان فرمادینے ہی کا ثمرہ ہے کہ بچے تک اس کو یاد کرلیتے ہیں سوائے اس کے کوئی مذہبی کتاب ایسی نہیں ہے جو یاد کی جاتی ہو اور سہولت سے یاد ہوجاتی ہو ف۲۹ اپنے نبی حضرت حضرت ہُود علیہ السلام کو اس پر وہ مبتلائے عذاب کیے گئے ف۳۰ جو نزولِ عذاب سے پہلے آچکے تھے بہت تیز چلنے والی نہایت سخت سنّانے والی حتیٰ کہ ان میں کوئی نہ بچا سب ہلاک ہوگئے اور وہ دن مہینہ کا پچھلا بدھ تھا ف۳۳ اپنے نبی حضرت صالح علیہ السلام کی دعوت کا انکار کرکے اور ان پر ایمان نہ لاکر ف۳۴ یعنی ہم بہت سے ہوکر ایک آدمی کے تابع ہوجائیں ہم ایسا نہ کرینگے کیونکہ اگر ایسا کریں ف۳۵ یہ انھوں نے حضرت صالح علیہ السلام کا کلام لوٹایا آپ نے ان سے فرمایا تھا کہ اگر تم نے میرا اتباع نہ کیا تو تم گمراہ و بے عقل ہو ف۳۶ یعنی حضرت صالح علیہ السلام پر ف۳۷ وحی نازل کی گئی اور کوئی ہم میں اس قابل ہی نہ تھا ف۳۸ کہ نبوّت کا دعویٰ کرکے بڑا بننا چاہتا ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ف۳۹ جب عذاب میں مبتلا کیے جائیں گے۔



عَلَيْهِ مِنْۢ بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ ﴿۲۵﴾ سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا مَّنِ

اس پر ف۳۶ ذکر اتارا گیا ف۳۷ بلکہ یہ سخت جھوٹا اترونا ہے ف۳۸ بہت جلد کل جان جائیں گے ف۳۹ کون

الْكَذَّابُ الْاَشِرُ ﴿۲۶﴾ اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ

تھا بڑا جھوٹا اترونا ہم ناقہ بھیجنے والے ہیں ان کی جانچ کو ف۴۰ تو اے صالح تو راہ دیکھ ف۴۱

وَاصْطَبِرْ ﴿۲۷﴾ وَنَبِّئْهُمْ اَنَّ الْمَآءَ قِسْمَةٌۢ بَيْنَهُمْ كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ﴿۲۸﴾

اور صبر کر ف۴۲ اور انھیں خبر دے دے کہ پانی ان میں حصّوں میں سے ہے ف۴۳ ہر حصّہ پر وہ حاضر ہو جسکی باری

فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطٰى فَعَقَرَ ﴿۲۹﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿۳۰﴾

ہے ف۴۴ تو انھوں نے اپنے ساتھی کو ف۴۵ پکارا تو اس نے ف۴۶ لیکر اس کی کوچیں کاٹ دیں ف۴۷ پھر کیسا ہوا میرا عذاب اور

اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَكَانُوْا كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ ﴿۳۱﴾ وَ

ڈر کے فرمان ف۴۸ بیشک ہم نے ان پر ایک چنگھاڑ بھیجی ف۴۹ جبھی وہ ہوگئے جیسے گھیر بنانیوالے کی بچی ہوئی گھاس سوکھی روندی

لَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۳۲﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطٍۢ

ہوئی ف۵۰ اور بیشک ہم نے آسان کیا قرآن یاد کرنے کے لیے تو ہے کوئی یاد کرنے والا لُوط کی قوم نے رسُولوں کو

بِالنُّذُرِ ﴿۳۳﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا اِلَّاۤ اٰلَ لُوْطٍؕ نَجَّيْنٰهُمْ بِسَحَرٍ ﴿۳۴﴾

جھٹلایا بے شک ہم نے ان پر ف۵۱ پتھراؤ بھیجا ف۵۲ سوائے لُوط کے گھر والوں کے ف۵۳ ہم نے انھیں پچھلے پہر

نِّعْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا كَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ شَكَرَ ﴿۳۵﴾ وَلَقَدْ اَنْذَرَهُمْ

ف۵۴ بچا لیا اپنے پاس کی نعمت فرماکر ہم یونہی صلہ دیتے ہیں اسے جو شکر کرے ف۵۵ اور بیشک اس نے ف۵۶

بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ﴿۳۶﴾ وَلَقَدْ رَاوَدُوْهُ عَنْ ضَيْفِهٖ فَطَمَسْنَاۤ اَعْيُنَهُمْ

انھیں ہماری گرفت سے ف۵۷ ڈرایا تو انھوں نے ڈر کے فرمانوں میں شک کیا ف۵۸ انھوں نے اُسے اس کے مہمانوں سے پھسلانا چاہا

فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿۳۷﴾ وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ﴿۳۸﴾

ف۵۹ تو ہم نے انکی آنکھیں میٹ دیں ف۶۰ فرمایا چکھو میرا عذاب اور ڈر کے فرمان ف۶۱ اور بیشک صبح تڑکے ان پر ٹھہرنے والا عذاب

فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿۳۹﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ

آیا ف۶۲ تو چکھو میرا عذاب اور ڈر کے فرمان اور بے شک ہم نے آسان کیا قرآن یاد کرنے کیلیے تو ہے کوئی یاد کرنے



ف۴۰ یہ اس پر فرمایا گیا کہ حضرت صالح علیہ السلام کی قوم نے آپ سے یہ کہا تھا کہ آپ پتھر سے ایک ناقہ نکال دیجیے آپ نے ان کے ایمان کی شرط کرکے یہ بات منظور کرلی تھی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ناقہ بھیجنے کا وعدہ فرمایا اور حضرت صالح علیہ السلام سے ارشاد کیا۔

ف۴۱ کہ وہ کیا کرتے ہیں اور ان کے ساتھ کیا کیا جاتا ہے۔

ف۴۲ ان کی ایذا پر۔

ف۴۳ ایک دن ان کا ایک دن ناقہ کا۔

ف۴۴ جو دن ناقہ کا ہے اس دن ناقہ حاضر ہو اور جو دن قوم کا ہے اس دن قوم پانی پر حاضر ہو۔

ف۴۵ یعنی قدار بن سالف کو ناقہ کے قتل کرنے کے لیے۔

ف۴۶ تیز تلوار۔

ف۴۷ اور اس کو قتل کر ڈالا۔

ف۴۸ جو نزولِ عذاب سے پہلے میری طرف سے آئے تھے اور اپنے موقع پر واقع ہوئے۔

ف۴۹ یعنی فرشتہ کی ہولناک آواز۔

ف۵۰ یعنی جس طرح چرواہے جنگل میں اپنی بکریوں کی حفاظت کے لیے گھاس کانٹوں کا احاطہ بنا لیتے ہیں اس میں سے کچھ گھاس بچی رہ جاتی ہے اور وہ جانوروں کے پاؤں میں روند کر ریزہ ریزہ ہوجاتی ہے یہ حالت ان کی ہوگئی۔

ف۵۱ اس تکذیب کی سزا میں۔

ف۵۲ یعنی ان پر چھوٹے چھوٹے سنگریزے برسائے۔

ف۵۳ یعنی حضرت لوط علیہ السلام اور ان کی دونوں صاحبزادیاں اس عذاب سے محفوظ رہیں۔ ف۵۴ یعنی صبح ہونے سے پہلے۔

ف۵۵ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا اور شکر گزار وہ ہے جو اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے اور ان کی طاعت کرے ف۵۶ یعنی حضرت لوط علیہ السلام نے ف۵۷ ہمارے عذاب سے ف۵۸ اور ان کی تصدیق نہ کی ف۵۹ اور حضرت لُوط علیہ السلام سے کہا کہ آپ ہمارے اور اپنے مہمانوں کے درمیان دخیل نہ ہوں انھیں ہمارے حوالے کردیں اور یہ انھوں نے نیت فاسد اور خبیث ارادہ سے کہا تھا اور مہمان فرشتے تھے انھوں نے حضرت لوط علیہ السلام سے کہا کہ آپ انھیں چھوڑ دیجیے گھر میں آنے دیجیے جبھی وہ گھر میں آئے تو حضرت جبریل علیہ السلام نے ایک دستک دی ف۶۰ فوراً وہ اندھے ہوگئے اور آنکھیں ایسی ناپید ہوگئیں کہ نشان بھی باقی نہ رہا چہرے سپاٹ ہوگئے حیرت زدہ مارے مارے پھرتے تھے دروازہ ہاتھ نہ آتا تھا حضرت لوط علیہ السلام نے انھیں دروازے سے باہر کیا ف۶۱ جو تمھیں حضرت لوط علیہ السلام نے سنائے تھے۔ ف۶۲ جو عذابِ آخرت تک باقی رہے گا۔

مُّدَّكِرٍ ﴿۴۰﴾ وَلَقَدْ جَآءَ اٰلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ﴿۴۱﴾ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا

والا — اور بیشک فرعون والوں کے پاس رسول آئے ف۶۳ — انھوں نے ہماری سب نشانیاں جھٹلائیں

فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿۴۲﴾ اَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ اُولٰٓئِكُمْ اَمْ لَكُمْ

ف۶۴ تو ہم نے ان پر ف۶۵ گرفت کی جو ایک عزت والے اور عظیم قدرت والے کی شان تھی کیا ف۶۶ تمھارے کافران سے بہتر ہیں ف۶۷

بَرَآءَةٌ فِي الزُّبُرِ ﴿۴۳﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ ﴿۴۴﴾ سَيُهْزَمُ

یا کتابوں میں تمھاری چھٹی لکھی ہوئی ہے ف۶۸ یا یہ کہتے ہیں ف۶۹ کہ ہم سب مل کر بدلہ لے لیں گے ف۷۰ اب بھگائی جاتی

الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ﴿۴۵﴾ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى

ہے یہ جماعت ف۷۱ اور پیٹھیں پھیر دیں گے ف۷۲ بلکہ ان کا وعدہ قیامت پر ہے ف۷۳ اور قیامت نہایت کڑی اور

وَاَمَرُّ ﴿۴۶﴾ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ﴿۴۷﴾ يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي

سخت کڑوی ف۷۴ بے شک — مجرم گمراہ — اور دیوانے ہیں ف۷۵ — جس دن آگ میں اپنے مونہوں

النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ ﴿۴۸﴾ اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ

پر گھسیٹے جائیں گے — اور فرمایا جائے گا چکھو دوزخ کی آنچ — بیشک ہم نے ہر چیز ایک اندازہ سے

بِقَدَرٍ ﴿۴۹﴾ وَمَآ اَمْرُنَآ اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ ﴿۵۰﴾ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَآ

پیدا فرمائی ف۷۶ اور ہمارا کام تو ایک بات کی بات ہے جیسے پلک مارنا ف۷۷ — اور بیشک ہم نے تمھاری

اَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۵۱﴾ وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوْهُ فِي الزُّبُرِ ﴿۵۲﴾ وَ

وضع کے ف۷۸ ہلاک کردیئے تو ہے کوئی دھیان کرنے والا ف۷۹ اور انھوں نے جو کچھ کیا سب کتابوں میں ہے ف۸۰ اور

كُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ ﴿۵۳﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ﴿۵۴﴾ فِيْ

ہر چھوٹی بڑی چیز لکھی ہوئی ہے ف۸۱ — بے شک پرہیزگار باغوں اور نہر میں ہیں — سچ کی

مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿۵۵﴾

مجلس میں عظیم قدرت والے بادشاہ کے حضور ف۸۲

سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٍ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ رحمٰن مکی ہے اس میں — شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ — اٹھہتر آیتیں اور تین رکوع ہیں



ف۶۳ حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام تو فرعونی ان پر ایمان نہ لائے۔
ف۶۴ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دی گئی تھیں۔
ف۶۵ عذاب کے ساتھ۔ ف۶۶ اے اہلِ مکہ۔
ف۶۷ یعنی ان قوموں سے زیادہ قوی اور توانا ہیں یا کفر و عناد میں کچھ ان سے کم ہیں۔
ف۶۸ کہ تمھارے کفر کی گرفت نہ ہوگی اور تم عذابِ الٰہی سے امن میں رہو گے ف۶۹ کفارِ مکہ۔
ف۷۰ سیدِ عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔
ف۷۱ کفارِ مکہ کی۔
ف۷۲ اور اس طرح بھاگیں گے کہ ایک بھی قائم نہ رہے گا۔ شانِ نزول روزِ بدر جب ابوجہل نے کہا کہ ہم سب مل کر بدلے لیں گے یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ السلام نے زرہ پہن کر یہ آیت تلاوت فرمائی پھر ایسا ہی ہوا کہ رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فتح ہوئی اور کفار کو ہزیمت ہوئی۔
ف۷۳ یعنی اس عذاب کے بعد انھیں روزِ قیامت کے عذاب کا وعدہ ہے۔
ف۷۴ دُنیا کے عذاب سے اس کا عذاب بہت زیادہ رشد۔
ف۷۵ نہ سمجھتے ہیں نہ راہ یاب ہوتے ہیں (تفسیر کبیر)
ف۷۶ حسبِ اقتضائے حکمت شانِ نزول یہ آیت قدریوں کے رد میں نازل ہوئی جو قدرتِ الٰہی کے منکر ہیں اور حوادث کو کواکب وغیرہ کی طرف منسوب کرتے ہیں مسائل احادیث میں انھیں اس اُمت کا مجوس فرمایا گیا اور ان کے پاس بیٹھنے اور ان کے ساتھ کلام شروع کرنے اور وہ بیمار ہو جائیں تو ان کی عیادت کرنے اور مر جائیں تو ان کے جنازے میں شریک ہونے کی ممانعت فرمائی گئی اور انھیں دجال کا ساتھی فرمایا گیا اور وہ بدترین خلق ہیں۔
ف۷۷ جس چیز کے پیدا کرنے کا ارادہ ہو وہ حکم کے ساتھ ہی ہو جاتی ہے۔
ف۷۸ کفار پہلی امتوں کے۔
ف۷۹ جو عبرت حاصل کریں اور پند پذیر ہوں۔
ف۸۰ یعنی بندوں کے تمام افعال حافظ اعمال فرشتوں کے نوشتوں میں ہیں ف۸۱ لوحِ محفوظ میں ف۸۲ یعنی اس کی بارگاہ کے مقرب ہیں۔
ف۱ سورۂ رحمٰن مکیہ ہے اس میں تین رکوع اور چھہتر یا اٹھہتر آیتیں تین سو اکیاون کلمے ایک ہزار چھ سو چھتیس حرف ہیں۔

ف۲ شانِ نزول جب آیت اُسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ نازل ہوئی کفارِ مکہ نے کہا رحمٰن کیا ہے ہم نہیں جانتے اس پر اللہ تعالیٰ نے الرَّحْمٰنُ نازل فرمائی کہ رحمٰن جس کا تم انکار کرتے ہو وہی ہے جس نے قرآن نازل فرمایا اور ایک قول یہ ہے کہ اہلِ مکہ نے جب کہا کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کوئی بشر سکھاتا ہے تو یہ آیت نازل ہوئی اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا کہ رحمٰن نے قرآن اپنے حبیب محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سکھایا (خازن)

اَلرَّحْمٰنُ ۙ﴿۱﴾ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ؕ﴿۲﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۙ﴿۳﴾ عَلَّمَهُ الْبَیَانَ ﴿۴﴾

رحمٰن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا ف۲ انسانیت کی جان محمد کو پیدا کیا ما کان و مایکون کا بیان انہیں

اَلشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۪﴿۵﴾ وَّ النَّجْمُ وَ الشَّجَرُ یَسْجُدٰنِ ﴿۶﴾ وَ السَّمَآءَ

سکھایا ف۳ سورج اور چاند حساب سے ہیں ف۴ اور سبزے اور پیڑ سجدہ کرتے ہیں ف۵ اور آسمان کو

رَفَعَهَا وَ وَضَعَ الْمِیْزَانَ ۙ﴿۷﴾ اَلَّا تَطْغَوْا فِی الْمِیْزَانِ ﴿۸﴾ وَ اَقِیْمُوا الْوَزْنَ

اللہ نے بلند کیا ف۶ اور ترازو رکھی ف۷ کہ ترازو میں بے اعتدالی نہ کرو ف۸ اور انصاف کے ساتھ

بِالْقِسْطِ وَ لَا تُخْسِرُوا الْمِیْزَانَ ﴿۹﴾ وَ الْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ۙ﴿۱۰﴾ فِیْهَا فَاكِهَةٌ ۪ۙ

تول قائم کرو اور وزن نہ گھٹاؤ اور زمین رکھی مخلوق کے لیے ف۹ اس میں میوے

وَّ النَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ۖ﴿۱۱﴾ وَ الْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَ الرَّیْحَانُ ۚ﴿۱۲﴾ فَبِاَیِّ

اور غلاف والی کھجوریں ف۱۰ اور بھس کے ساتھ اناج ف۱۱ اور خوشبو کے پھول تو اے جن و

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۳﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ۙ﴿۱۴﴾ وَ

انس تم دونوں اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے ف۱۲ اس نے آدمی کو بنایا بجتی مٹی سے جیسے ٹھیکری ف۱۳ اور

خَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ۚ﴿۱۵﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۶﴾

جن کو پیدا فرمایا آگ کے لوکے سے ف۱۴ تم دونوں اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے

رَبُّ الْمَشْرِقَیْنِ وَ رَبُّ الْمَغْرِبَیْنِ ۚ﴿۱۷﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۸﴾

دونوں پورب کا رب اور دونوں پچھم کا رب ف۱۵ تو تم دونوں اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے

مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ یَلْتَقِیٰنِ ۙ﴿۱۹﴾ بَیْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا یَبْغِیٰنِ ۚ﴿۲۰﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ

اس نے دو سمندر بہائے ف۱۶ کہ دیکھنے میں معلوم ہوں ملے ہوئے ف۱۷ اور ہے ان میں روک ف۱۸ کہ ایک دوسرے پر بڑھ نہیں سکتا ف۱۹

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۱﴾ یَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَ الْمَرْجَانُ ۚ﴿۲۲﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے ان میں سے موتی اور مونگا نکلتا ہے تو اپنے رب کی کونسی نعمت

تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۳﴾ وَ لَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِی الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ۚ﴿۲۴﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ

جھٹلاؤ گے اور اسی کی ہیں وہ چلنے والیاں کہ دریا میں اٹھی ہوئی ہیں جیسے پہاڑ ف۲۰ تو اپنے رب کی کونسی



ف۳ الانسان سے اس آیت میں سیدِ عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مراد ہیں اور بیان سے مَا كَانَ وَمَا يَكُوْنُ کا بیان کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اولین و آخرین کی خبریں دیتے تھے (خازن)

ف۴ کہ تقدیرِ معین کے ساتھ اپنے بروج و منازل میں سیر کرتے ہیں اور اس میں خلق کے لیے منافع ہیں اوقات کے حساب سالوں اور مہینوں کی شمار انھیں پر ہے ف۵ حکم الٰہی کے مطیع ہیں۔

ف۶ اور اپنے ملائکہ کا مسکن اور اپنے احکام کا جائے صدور بنایا۔

ف۷ جس سے اشیاء کا وزن کیا جائے اور ان کی مقداریں معلوم ہوں تاکہ لین دین میں عدل قائم رکھا جائے۔ ف۸ کسی کی حق تلفی نہ ہو۔

ف۹ جو اس میں رہتی بستی ہے تاکہ اس میں آرام کریں اور فائدے اٹھائیں۔

ف۱۰ جن میں بہت برکت ہے۔

ف۱۱ مثل گیہوں جو وغیرہ کے۔

ف۱۲ اس سورۂ شریفہ میں یہ آیت اکتیس بار آئی ہے بار بار نعمتوں کا ذکر فرما کر یہ ارشاد فرمایا گیا ہے کہ اپنے رب کی کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے یہ ہدایت و ارشاد کا بہترین اسلوب ہے تاکہ سامع کے نفس کو تنبیہ ہو اور اسے اپنے جرم اور ناسپاسی کا حال معلوم ہو جائے کہ اس نے کس قدر نعمتوں کو جھٹلایا ہے اور اسے شرم آئے اور وہ ادائے شکر و طاعت کی طرف مائل ہو اور یہ سمجھے کہ اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتیں اس پر ہیں حدیث سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ سورت میں نے جنات کو سنائی وہ تم سے اچھا جواب دیتے تھے۔ جب میں آیت فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پڑھتا وہ کہتے اے ربّ ہمارے ہم تیری کسی نعمت کو نہیں جھٹلاتے تجھے حمد (الترمذی وقال غریب)

ف۱۳ یعنی خشک مٹی سے جو بجانے سے بجے اور کوئی چیز کھنکھناتی آواز دے پھر اس مٹی کو تر کیا کہ وہ مثل گارے کے ہو گئی پھر اس کو گلایا کہ وہ مثل سیاہ کیچ کے ہو گئی۔

ف۱۴ یعنی خالص بے دھوئیں والے شعلہ سے۔

ف۱۵ دونوں پورب اور دونوں پچھم سے مراد آفتاب کے طلوع ہونے کے دونوں مقام ہیں گرمی کے بھی اور جاڑے کے بھی اسی طرح غروب ہونے کے بھی دونوں مقام ہیں۔

ف۱۶ شیریں اور شور ف۱۷ نہ ان کے درمیان ظاہر میں کوئی فاصل نہ حائل ف۱۸ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ف۱۹ ہر ایک اپنی حد پر رہتا ہے اور کسی کا ذائقہ تبدیل نہیں ہوتا ف۲۰ جن چیزوں سے وہ کشتیاں بنائی گئیں وہ بھی اللہ تعالیٰ نے پیدا کیں اور ان کو ترکیب دینے اور کشتی بنانے اور صناعی کرنے کی عقل بھی اللہ تعالیٰ نے پیدا کی اور دریاؤں میں ان کشتیوں کا چلنا اور تیرنا یہ سب اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ہے۔

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۵﴾ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴿۲۶﴾ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ

نعمت جھٹلاؤ گے — زمین پر جتنے ہیں سب کو فنا ہے ف۲۱ اور باقی ہے تمہارے رب کی ذات

ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿۲۷﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۸﴾ يَسْئَلُهٗ مَنْ فِي

عظمت اور بزرگی والا ف۲۲ تو اپنے ربّ کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے اسی کے منگتا ہیں جتنے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ ﴿۲۹﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

آسمانوں اور زمین میں ہیں ف۲۳ اسے ہر دن ایک کام ہے ف۲۴ تو اپنے رب کی کونسی نعمت

تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۰﴾ سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ﴿۳۱﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۲﴾

جھٹلاؤ گے جلد سب کام نبٹا کر ہم تمہارے حساب کا قصد فرماتے ہیں اے دونوں بھاری گروہ ف۲۵ تو اپنے رب کی کونسی نعمت

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ

جھٹلاؤ گے اے جن و انسان کے گروہ اگر تم سے ہو سکے کہ آسمانوں اور زمین کے کناروں سے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ﴿۳۳﴾ فَبِاَيِّ

نکل جاؤ تو نکل جاؤ جہاں نکل کر جاؤ گے اسی کی سلطنت ہے ف۲۶ تو اپنے

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۴﴾ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّنُحَاسٌ

رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے تم پر ف۲۷ چھوڑی جائے گی بے دھوئیں کی آگ کی لپیٹ اور بے لپٹ کا کالا

فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ﴿۳۵﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۶﴾ فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ

دھواں ف۲۸ تو پھر بدلا نہ لے سکو گے ف۲۹ تو اپنے رب کو کونسی نعمت جھٹلاؤ گے پھر جب آسمان پھٹ جائیگا

فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ﴿۳۷﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۸﴾ فَيَوْمَئِذٍ

تو گلاب کے پھول سا ہو جائے گا ف۳۰ جیسے سرخ نری تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے تو اس دن ف۳۱

لَّا يُسْئَلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ﴿۳۹﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۰﴾

گنہگار کے گناہ کی پوچھ نہ ہو گی کسی آدمی اور جن سے ف۳۲ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے

يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَالْاَقْدَامِ ﴿۴۱﴾

مجرم اپنے چہرے سے پہچانے جائیں گے ف۳۳ تو ماتھا اور پاؤں پکڑ کر جہنم میں ڈالے جائیں گے ف۳۴



ع ۲۵ / ۱۱

ف۲۱ ہر جاندار وغیرہ ہلاک ہونیوالا ہے ف۲۲ کہ وہ خلق کے فنا ہونے کے بعد انھیں زندہ کرے گا اور ابدی حیات عطا فرمائے گا اور ایمان داروں پر لطف و کرم کرے گا ف۲۳ فرشتے ہوں یا جن یا انسان یا اور کوئی مخلوق کوئی بھی اس سے بے نیاز نہیں سب اس کے فضل کے محتاج ہیں اور زبانِ حال و قال سے اس کے حضور سائل ف۲۴ یعنی وہ ہر وقت اپنی قدرت کے آثار ظاہر فرماتا ہے کہ کسی کو روزی دیتا ہے کسی کو مارتا ہے کسی کو جلاتا ہے کسی کو عزت دیتا ہے کسی کو ذلت کسی کو غنی کرتا ہے کسی کو محتاج کسی کے گناہ بخشتا ہے کسی کی تکلیف رفع کرتا ہے۔ شانِ نزول کہا گیا ہے کہ یہ آیت یہود کے رد میں نازل ہوئی جو کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ سنیچر کے روز کوئی کام نہیں کرتا اور ان کے قول کا بطلان ظاہر فرمایا گیا، منقول ہے کہ ایک بادشاہ نے اپنے وزیر سے اس آیت کے معنی دریافت کیے اس نے ایک روز کی مہلت چاہی اور نہایت متفکر و مغموم ہو کر اپنے مکان پر آیا اس کے ایک حبشی غلام نے وزیر کو پریشان دیکھ کر کہا کہ اے میرے آقا آپ کو کیا مصیبت پیش آئی بیان کیجئے وزیر نے بیان کیا تو غلام نے کہا کہ اس کے معنی بادشاہ کو میں سمجھا دوں گا وزیر نے اس کو بادشاہ کے سامنے پیش کیا تو غلام نے کہا کہ اے بادشاہ اللہ کی شان یہ ہے کہ وہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں اور مُردے سے زندہ نکالتا ہے اور زندے سے مُردہ اور بیمار کو تندرستی دیتا ہے اور تندرست کو بیمار کرتا ہے مصیبت زدہ کو رہائی دیتا ہے اور بے غموں کو مصیبت میں مبتلا کرتا ہے عزت والوں کو ذلیل کرتا ہے ذلیلوں کو عزت دیتا ہے اور مالداروں کو محتاج کرتا ہے محتاجوں کو مالدار بادشاہ نے غلام کا جواب پسند کیا اور وزیر کو حکم دیا کہ اس غلام کو خلعت وزارت پہنائے غلام نے وزیر سے کہا اے آقا یہ بھی اللہ تعالیٰ کی ایک شان ہے۔

ف۲۵ جن و انس کے۔

ف۲۶ تم اس سے کہیں بھاگ نہیں سکتے۔

ف۲۷ روز قیامت جب تم قبروں سے نکلو گے۔

ف۲۸ حضرت مترجم قدس سرہٗ نے فرمایا لپٹ میں دھواں ہو تو اس کے سب اجزاء جلانے والے نہ ہوں گے کہ زمین کے اجزا شامل ہیں جن سے دھواں بنتا ہے اور دھوئیں میں لپٹ ہو تو وہ پورا سیاہ اور اندھیرا نہ ہو گا کہ لپٹ کی رنگت شامل ہے ان پر بے دھوئیں کی لپٹ بھیجی جائے گی جس کے سب اجزا جلانے والے اور بے لپٹ کا دھواں جو سخت کالا اندھیرا اور اسی کی وجہ کریم کی پناہ۔

ف۲۹ اس عذاب سے بچ نہ سکو گے اور آپس میں ایک دوسرے کی مدد نہ کر سکو گے بلکہ یہ لپٹ اور دھواں تمھیں محشر کی طرف لے جائیں گے پہلے سے اس کی خبر دے دینا یہ بھی اللہ تعالیٰ کا لطف و کرم ہے تاکہ اس کی نافرمانی سے باز رہ کر اپنے آپ کو اس بلا سے بچا سکو۔

ف۳۰ کہ جگہ جگہ سے شق اور رنگت کا سرخ (حضرت مترجم قدس سرہٗ)

ف۳۱ یعنی جبکہ قبروں سے اٹھائے جائیں گے اور آسمان پھٹے گا۔

ف۳۲ اس روز ملائکہ مجرمین سے دریافت نہ کرینگے ان کی صورتیں ہی دیکھ کر پہچان لیں گے اور سوال دوسرے وقت ہو گا، جب کہ لوگ موقف میں جمع ہوں گے ف۳۳ کہ ان کے منہ کالے اور آنکھیں نیلی ہوں گی ف۳۴ پاؤں پیٹھ کے پیچھے سے لا کر پیشانیوں سے ملا دیے جائیں گے اور گھسیٹ کر جہنم میں ڈالے جائیں گے لہٰذا یہ بھی کہا گیا ہے کہ بعضے پیشانی سے گھسیٹے جائیں گے۔ بعضے پاؤں سے۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٢﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ يُكَذِّبُ بِهَا

تو اپنے ربّ کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے ف۳۵ یہ ہے وہ جہنم جسے مجرم جھٹلاتے

الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٤٣﴾ يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ ﴿٤٤﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ

ہیں پھیرے کریں گے اس میں اور انتہا کے جلتے کھولتے پانی میں ف۳۶ تو اپنے رب

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٥﴾ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿٤٦﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ

کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے اور جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے ف۳۷ اس کے لیے دو جنتیں ہیں ف۳۸

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٧﴾ ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ ﴿٤٨﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٩﴾ فِيْهِمَا

تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے بہت سی ڈالوں والیاں ف۳۹ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے ان میں دو

عَيْنٰنِ تَجْرِيٰنِ ﴿٥٠﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥١﴾ فِيْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ

چشمے بہتے ہیں ف۴۰ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے ان میں ہر میوہ دو دو قسم

زَوْجٰنِ ﴿٥٢﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٣﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى فُرُشٍۢ بَطَآىِٕنُهَا

کا تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے اور ایسے بچھونوں پر تکیہ لگائے جن کا استر

مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ۭ وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ﴿٥٤﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٥﴾

قناویز کا ف۴۱ اور دونوں کے میوے اتنے جھکے ہوئے کہ نیچے سے چن لو ف۴۲ تو اپنے ربّ کی کونسی نعمت جھٹلاؤ

فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ ۙ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَاۗنٌّ ﴿٥٦﴾

گے ان بچھونوں پر وہ عورتیں ہیں کہ شوہر کے سوا کسی کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتیں ف۴۳ ان سے پہلے انہیں نہ چھوا کسی آدمی

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٧﴾ كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ﴿٥٨﴾

اور نہ جن نے تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے گویا وہ لعل اور مونگا ہیں ف۴۴

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٩﴾ هَلْ جَزَاۗءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ﴿٦٠﴾

تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے نیکی کا بدلہ کیا ہے مگر نیکی ف۴۵

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦١﴾ وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ﴿٦٢﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ

تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے اور ان کے سوا دو جنتیں اور ہیں ف۴۶ تو اپنے رب کی کونسی

منزل ۷

ف۳۵ اور ان سے کہا جائے گا۔

ف۳۶ کہ جب جہنم کی آگ سے جل کر بھن کر فریاد کریں گے تو انھیں جلتا کھولتا پانی پلایا جائے گا اور اس کے عذاب میں مبتلا کیے جائیں گے خدا کی نافرمانی کے اس انجام سے آگاہ فرما دینا، اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔

ف۳۷ یعنی جسے اپنے رب کے حضور روزِ قیامت موقف میں حساب کے لیے کھڑے ہونے کا ڈر ہو اور وہ معاصی ترک کرے اور فرائض بجا لائے

ف۳۸ جنت عدن اور جنت نعیم اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ایک جنت ربّ سے ڈرنے کا صلہ اور ایک شہوات ترک کرنے کا صلہ

ف۳۹ اور ہر ڈالی میں قسم قسم کے میوے۔

ف۴۰ ایک آب شیریں کا اور ایک شراب پاک کا یا ایک تسنیم دوسرا سلسبیل۔ ف۴۱ یعنی سنگین ریشم کا جب استر کا یہ حال ہے تو ابرا کیسا ہوگا سبحان اللہ۔

ف۴۲ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ درخت اتنا قریب ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے کھڑے بیٹھے اس کا میوہ چن لیں گے۔

ف۴۳ جنتی بیبیاں اپنے شوہر سے کہیں گی مجھے اپنے رب کے عزت و جلال کی قسم جنت میں مجھے کوئی چیز تجھ سے زیادہ اچھی نہیں معلوم ہوتی تو اس خدا کی حمد جس نے تجھے میرا شوہر کیا اور مجھے تیری بی بی بنایا۔

ف۴۴ صفائی اور خوش رنگی میں حدیث شریف میں ہے کہ جنتی حوروں کے صفائے ابدان کا یہ عالم ہے کہ ان کی پنڈلی کا مغز اس طرح نظر آتا ہے جس طرح آبگینہ کی صراحی میں شراب سرخ۔

ف۴۵ یعنی جس نے دنیا میں نیکی کی اس کی جزا آخرت میں احسانِ الٰہی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جو لا الٰہ الا اللہ کا قائل ہو اور شریعت محمدیہ پر عامل اس کی جزا جنت ہے۔

ف۴۶ حدیث شریف میں ہے کہ دو جنتیں تو ایسی ہیں جن کے ظروف اور سامان چاندی کے ہیں اور دو جنتیں ایسی کہ جن کے ظروف و اسباب سونے کے اور ایک قول یہ بھی ہے کہ پہلی دو جنتیں سونے اور چاندی کی اور دوسری یاقوت و زبرجد کی۔

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٣﴾ مُدْهَآمَّتٰنِ ﴿٦٤﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٥﴾

نعمت جھٹلاؤ گے نہایت سبزی سے سیاہی کی جھلک دے رہی ہیں تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے

فِیْهِمَا عَیْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ﴿٦٦﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٧﴾ فِیْهِمَا

ان میں دو چشمے ہیں چھلکتے ہوئے تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے ان میں

فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ﴿٦٨﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٩﴾ فِیْهِنَّ

میوے اور کھجوریں اور انار ہیں تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے ان میں عورتیں

خَیْرٰتٌ حِسَانٌ ﴿٧٠﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧١﴾ حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ

ہیں عادت کی نیک صورت کی اچھی تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے حوریں ہیں خیموں میں پردہ

فِی الْخِیَامِ ﴿٧٢﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٣﴾ لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ

نشیں ف۴۷ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے ان سے پہلے انھیں ہاتھ نہ لگایا

قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿٧٤﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٥﴾ مُتَّكِـِٕیْنَ عَلٰی

کسی آدمی اور نہ جن نے تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے ف۴۸ تکیہ لگائے ہوئے

رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِیٍّ حِسَانٍ ﴿٧٦﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٧﴾

سبز بچھونوں اور منقش خوبصورت چاندنیوں پر تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے

تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِی الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿٧٨﴾

بڑی برکت والا ہے تمہارے رب کا نام جو عظمت اور بزرگی والا

سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ مَكِّیَّةٌ وَّهِیَ سِتٌّ وَّتِسْعُوْنَ اٰیَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورۂ واقعہ مکی ہے اس میں ۹۶ چھیانوے آیتیں اور تین ۳ رکوع ہیں — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿١﴾ لَیْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ﴿٢﴾ خَافِضَةٌ

جب ہولے گی وہ ہونے والی ف۲ اس وقت اس کے ہونے میں کسی کو انکار کی گنجائش نہ ہوگی کسی کو پست کرنے والی

رَّافِعَةٌ ﴿٣﴾ اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ﴿٤﴾ وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ﴿٥﴾

ف۳ کسی کو بلندی دینے والی ف۴ جب زمین کانپے گی تھرتھرا کر ف۵ اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے چورا ہو کر تو ہو جائیں گے

وقف لازم

ف۴۷ کہ ان خیموں سے باہر نہیں نکلتیں یہ ان کی شرافت و کرامت ہے حدیث شریف میں ہے کہ اگر جنتی عورتوں میں سے زمین کی طرف کسی ایک کی جھلک پڑ جائے تو آسمان و زمین کے درمیان کی تمام فضا روشن ہو جائے اور خوشبو سے بھر جائے اور ان کے خیمے موتی اور زبرجد کے ہوں گے۔

ف۴۸ اور ان کے شوہر جنت میں عیش کریں گے۔

ف۱ سورۂ واقعہ مکیہ ہے سوائے آیت اَفَبِهٰذَا الْحَدِیْثِ اور آیت ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ کے اس سورت میں تین ۳ رکوع اور چھیانوے ۹۶ یا ستانوے ۹۷ یا ننانوے ۹۹ آیتیں اور تین سو اٹھتر ۳۷۸ کلمے اور ایک ہزار سات سو تین ۱۷۰۳ حرف ہیں امام بغوی نے ایک حدیث روایت کی ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ واقعہ کو ہر شب پڑھے وہ فاقہ سے ہمیشہ محفوظ رہے گا (خازن)۔

ف۲ یعنی جب قیامت قائم ہو جو ضرور ہونے والی ہے۔

ف۳ جہنم میں گرا کر۔

ف۴ دخول جنت کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جو لوگ دنیا میں اونچے تھے قیامت انھیں پست کرے گی اور جو دنیا میں پستی میں تھے ان کے مرتبے بلند کرے گی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اہل معصیت کو پست کرے گی اور اہل طاعت کو بلند۔

ف۵ حتی کہ اس کی تمام عمارتیں گر جائیں گی۔

ع ۳ ۱۳ ۲۳

فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا ۙ﴿۶﴾ وَّ كُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ؕ﴿۷﴾ فَاَصْحٰبُ الْمَیْمَنَةِ ۙ

جیسے روزن کی دھوپ میں غبار کے باریک ذرے پھیلے ہوئے اور تم تین قسم کے ہو جاؤ گے تو دہنی طرف والے ف۶

مَاۤ اَصْحٰبُ الْمَیْمَنَةِ ؕ﴿۸﴾ وَ اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ۙ مَاۤ اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ؕ﴿۹﴾

کیسے دہنی طرف والے ف۷ اور بائیں طرف والے ف۸ کیسے بائیں طرف والے ف۹

وَ السّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۚۙ﴿۱۰﴾ اُولٰٓىٕكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۚ﴿۱۱﴾ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ﴿۱۲﴾

اور جو سبقت لے گئے ف۱۰ وہ تو سبقت ہی لے گئے ف۱۱ وہی مقرب بارگاہ ہیں چین کے باغوں میں

ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ ۙ﴿۱۳﴾ وَ قَلِیْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ ؕ﴿۱۴﴾ عَلٰى سُرُرٍ

اگلوں میں سے ایک گروہ اور پچھلوں میں سے تھوڑے ف۱۲ جڑاؤ تختوں پر ہوں گے

مَّوْضُوْنَةٍ ۙ﴿۱۵﴾ مُّتَّكِـِٕیْنَ عَلَیْهَا مُتَقٰبِلِیْنَ ﴿۱۶﴾ یَطُوْفُ عَلَیْهِمْ وِلْدَانٌ

ف۱۳ ان پر تکیہ لگائے ہوئے آمنے سامنے ف۱۴ ان کے گرد لیے پھریں گے ف۱۵

مُّخَلَّدُوْنَ ۙ﴿۱۷﴾ بِاَكْوَابٍ وَّ اَبَارِیْقَ ۙ۬ وَ كَاْسٍ مِّنْ مَّعِیْنٍ ۙ﴿۱۸﴾ لَّا یُصَدَّعُوْنَ

ہمیشہ رہنے والے لڑکے ف۱۶ کوزے اور آفتابے اور جام اور آنکھوں کے سامنے بہتی شراب کہ اس سے نہ انہیں

عَنْهَا وَ لَا یُنْزِفُوْنَ ۙ﴿۱۹﴾ وَ فَاكِهَةٍ مِّمَّا یَتَخَیَّرُوْنَ ۙ﴿۲۰﴾ وَ لَحْمِ طَیْرٍ مِّمَّا

دردِ سر ہو نہ ہوش میں فرق آئے ف۱۷ اور میوے جو پسند کریں اور پرندوں کا گوشت

یَشْتَهُوْنَ ؕ﴿۲۱﴾ وَ حُوْرٌ عِیْنٌ ۙ﴿۲۲﴾ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ۚ﴿۲۳﴾ جَزَآءًۢ بِمَا

جو چاہیں ف۱۸ اور بڑی آنکھ والیاں حوریں ف۱۹ جیسے چھپے رکھے ہوئے موتی ف۲۰ صلہ ان

كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾ لَا یَسْمَعُوْنَ فِیْهَا لَغْوًا وَّ لَا تَاْثِیْمًا ۙ﴿۲۵﴾ اِلَّا قِیْلًا

کے اعمال کا ف۲۱ اس میں نہ سنیں گے نہ کوئی بیکار بات نہ گنہگاری ف۲۲ ہاں یہ کہنا ہوگا

سَلٰمًا سَلٰمًا ﴿۲۶﴾ وَ اَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ ۙ۬ مَاۤ اَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ ؕ﴿۲۷﴾ فِیْ سِدْرٍ

سلام سلام ف۲۳ اور دہنی طرف والے کیسے دہنی طرف والے ف۲۴ بے کانٹوں کی

مَّخْضُوْدٍ ۙ﴿۲۸﴾ وَّ طَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ۙ﴿۲۹﴾ وَّ ظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ۙ﴿۳۰﴾ وَّ مَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ۙ﴿۳۱﴾

بیریوں میں اور کیلے کے گچھوں میں ف۲۵ اور ہمیشہ کے سایے میں اور ہمیشہ جاری پانی میں



ف۶ یعنی جن کے نامۂ اعمال ان کے دہنے ہاتھوں میں دیئے جائیں گے ف۷ یہ ان کی تعظیم شان کے لیے فرمایا وہ بڑی شان رکھتے ہیں سعید ہیں جنت میں داخل ہونگے ف۸ جن کے نامہائے اعمال بائیں ہاتھوں میں دیئے جائیں گے ف۹ یہ ان کی تحقیر شان کے لیے فرمایا کہ وہ شقی ہیں جہنم میں داخل ہوں گے ف۱۰ نیکیوں میں ف۱۱ دخول جنت میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ وہ ہجرت میں سبقت کرنے والے ہیں کہ آخرت میں جنّت کی طرف سبقت کریں گے ایک قول یہ ہے کہ وہ اسلام کی طرف سبقت کرنے والے ہیں اور ایک قول یہ ہے کہ وہ مہاجرین وانصار ہیں جنھوں نے دونوں قبلوں کی طرف نمازیں پڑھیں۔

ف۱۲ یعنی سابقین اگلوں میں سے بہت ہیں اور پچھلوں میں سے تھوڑے اور اگلوں میں سے مراد یا تو پہلی امتیں ہیں زمانۂ حضرت آدم سے ہمارے سرکار سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک تک کی، جیسا کہ اکثر مفسرین کا قول ہے لیکن یہ قول نہایت ضعیف ہے اگرچہ مفسرین نے اس کے وجوہ ضعف کے جواب میں بہت سی توجیہات بھی کی ہیں قول صحیح تفسیر میں یہ ہے کہ اگلوں سے اُمت محمدیہ ہی کے پہلے لوگ مہاجرین وانصار میں سے جو سابقین اوّلین ہیں وہ مراد ہیں اور پچھلوں سے ان کے بعد والے احادیث سے بھی اسکی تائید ہوتی ہے حدیث مرفوع میں ہے کہ اوّلین و آخرین یہاں اسی امت کے پہلے اور پچھلے ہیں اور یہ بھی مروی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دونوں گروہ میری ہی اُمت کے ہیں۔ (تفسیر کبیر و بحر العلوم وغیرہ)

ف۱۳ جن میں لعل یاقوت موتی وغیرہ جواہرات جڑے ہوں گے۔

ف۱۴ حسن عشرت کے ساتھ باشان وشکوہ ایک دوسرے کو دیکھ کر مسرور و دل شاد ہوں گے۔

ف۱۵ آداب خدمت کے ساتھ۔

ف۱۶ جو نہ مریں نہ بوڑھے ہوں نہ ان میں تغیر آئے یہ اللہ تعالیٰ نے اہل جنت کی خدمت کے لیے جنت میں پیدا فرمائے۔

ف۱۷ بخلاف شراب دُنیا کے کہ اس کے پینے سے حواس مختل ہو جاتے ہیں

ف۱۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اگر جنتی کو پرندوں کے گوشت کی خواہش ہو گی تو اس کے حسب مرضی پرند اڑتا ہوا سامنے آئے گا اور رکابی میں آ کر سامنے پیش ہو گا اس میں سے جتنا چاہے گا جنتی کھائے گا پھر وہ اُڑ جائے گا (خازن)

ف۱۹ ان کے لیے ہوں گی۔

ف۲۰ یعنی جیسا موتی صدف میں چھپا ہوتا ہے کہ نہ تو اُسے کسی کے ہاتھ نے چھوا نہ دھوپ اور ہوا لگی اس کی صفائی اپنی نہایت پر ہے اسی طرح وہ حوریں اچھوتی ہوں گی یہ بھی مروی ہے کہ حوروں کے تبسم سے جنت میں نور چمکے گا اور جب وہ چلیں گی تو ان کے ہاتھوں اور پاؤں کے زیوروں سے تقدیس و تمجید کی آوازیں آئیں گی اور یاقوتی ہار ان کے گردنوں کے حسن و خوبی سے ہنسیں گے ف۲۱ کہ دنیا میں انھوں نے فرمانبرداری کی۔

ف۲۲ یعنی جنت میں کوئی ناگوار اور باطل بات سننے میں نہ آئے گی ف۲۳ جنتی آپس میں ایک دوسرے کو سلام کریں گے ملائکہ اہل جنت کو سلام کریں گے اللہ ربّ العزت کی طرف سے ان کی طرف سلام آئے گا یہ حال تو سابقین مقربین کا تھا اس کے بعد جنتیوں کے دوسرے گروہ اصحاب یمین کا ذکر فرمایا جاتا ہے ف۲۴ ان کی عجیب شان ہے کہ اللہ کے حضور میں معزز و مکرم ہیں ف۲۵ جن کے درخت جڑ سے چوٹی تک پھلوں سے بھرے ہوں گے۔

وَّفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ ﴿٣٢﴾ لَّا مَقْطُوعَةٍ وَّلَا مَمْنُوعَةٍ ﴿٣٣﴾ وَّفُرُشٍ مَّرْفُوعَةٍ ﴿٣٤﴾

اور بہت سے میووں میں جو نہ ختم ہوں ف۲۶ اور نہ روکے جائیں ف۲۷ اور بلند بچھونوں میں ف۲۸

إِنَّآ أَنشَأْنٰهُنَّ إِنشَآءً ﴿٣٥﴾ فَجَعَلْنٰهُنَّ أَبْكَارًا ﴿٣٦﴾ عُرُبًا أَتْرَابًا ﴿٣٧﴾

بیشک ہم نے ان عورتوں کو اچھی اٹھان اٹھایا تو انھیں بنایا کنواریاں اپنے شوہر پر پیاریاں انھیں پیار دلاتیاں ایک عمر

لِّأَصْحٰبِ الْيَمِينِ ﴿٣٨﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ ﴿٣٩﴾ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْآخِرِينَ ﴿٤٠﴾

والیاں ف۲۹ دہنی طرف والوں کے لیے اگلوں میں سے ایک گروہ اور پچھلوں میں سے ایک گروہ ف۳۰

وَأَصْحٰبُ الشِّمَالِ مَآ أَصْحٰبُ الشِّمَالِ ﴿٤١﴾ فِي سَمُومٍ وَّحَمِيمٍ ﴿٤٢﴾ وَّ

اور بائیں طرف والے ف۳۱ کیسے بائیں طرف والے ف۳۲ جلتی ہوا اور کھولتے پانی میں اور

ظِلٍّ مِّن يَّحْمُومٍ ﴿٤٣﴾ لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيمٍ ﴿٤٤﴾ إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ ذٰلِكَ

جلتے دھوئیں کی چھاؤں میں ف۳۳ جو نہ ٹھنڈی نہ عزت کی بیشک وہ اس سے پہلے ف۳۴ نعمتوں

مُتْرَفِينَ ﴿٤٥﴾ وَكَانُوا يُصِرُّونَ عَلَى الْحِنثِ الْعَظِيمِ ﴿٤٦﴾ وَكَانُوا

میں تھے اور اس بڑے گناہ کی ف۳۵ ہٹ رکھتے تھے اور کہتے تھے

يَقُولُونَ أَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ﴿٤٧﴾ أَوَ

کیا جب ہم مرجائیں اور ہڈیاں مٹی ہو جائیں تو کیا ضرور ہم اٹھائے جائیں گے اور کیا

آبَآؤُنَا الْأَوَّلُونَ ﴿٤٨﴾ قُلْ إِنَّ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ ﴿٤٩﴾ لَمَجْمُوعُونَ

ہمارے اگلے باپ دادا بھی تم فرماؤ بے شک سب اگلے اور پچھلے ضرور اکٹھے کیے جائیں گے

إِلٰى مِيقٰتِ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ ﴿٥٠﴾ ثُمَّ إِنَّكُمْ أَيُّهَا الضَّآلُّونَ الْمُكَذِّبُونَ ﴿٥١﴾

کہ ایک جانے ہوئے دن کی میعاد پر ف۳۶ پھر بے شک تم اے گمراہو ف۳۷ جھٹلانے والو

لَآكِلُونَ مِن شَجَرٍ مِّن زَقُّومٍ ﴿٥٢﴾ فَمَالِئُونَ مِنْهَا الْبُطُونَ ﴿٥٣﴾

ضرور تھوہڑ کے پیڑ میں سے کھاؤ گے پھر اس سے پیٹ بھرو گے

فَشٰرِبُونَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيمِ ﴿٥٤﴾ فَشٰرِبُونَ شُرْبَ الْهِيمِ ﴿٥٥﴾ هٰذَا

پھر اس پر کھولتا پانی پیو گے پھر ایسا پیو گے جیسے سخت پیاسے اونٹ پئیں ف۳۸ یہ



ف۲۶ جب کوئی پھل توڑا جائے تو فوراً اس کی جگہ ویسے ہی دو موجود۔

ف۲۷ اہلِ جنت پھلوں کے لینے سے۔

ف۲۸ جوہر صع اونچے اونچے تختوں پر ہونگے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ بچھونوں سے مراد عورتیں ہیں اس تقدیر پر معنی یہ ہوں گے کہ عورتیں فضل و جمال میں بلند درجہ رکھتی ہوں گی۔

ف۲۹ جوان اور ان کے شوہر بھی جوان اور یہ جوانی ہمیشہ قائم رہنے والی۔

ف۳۰ یہ اصحابِ یمین کے دو گروہوں کا بیان ہے کہ وہ اس اُمت کے پہلوں پچھلوں دونوں گروہوں میں سے ہوں گے پہلے گروہ تو اصحابِ رسُول اللہ ہیں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور پچھلے ان کے بعد والے اس سے پہلے رکوع میں سابقین مقربین کی دو جماعتوں کا ذکر تھا اور اس آیت میں اصحابِ یمین کے دو گروہوں کا بیان ہے

ع ۸ / ۱۴

ف۳۱ جن کے نامۂ اعمال بائیں ہاتھوں میں دیئے جائیں گے۔

ف۳۲ ان کا حال شقاوت میں عجیب ہے ان کے عذاب کا بیان فرمایا جاتا ہے کہ وہ اس حال میں ہوں گے۔

ف۳۳ جو نہایت تاریک و سیاہ ہوگا۔

ف۳۴ دُنیا کے اندر۔

ف۳۵ یعنی شرک کی۔

ف۳۶ وہ روزِ قیامت ہے۔

ف۳۷ راہِ حق سے بہکنے والو اور حق کو۔

ف۳۸ ان پر ایسی بھوک مسلط کی جائے گی کہ وہ مضطر ہو کر جہنم کا جلتا تھوہڑ کھائیں گے پھر جب اس سے پیٹ بھر لیں گے تو ان پر پیاس مسلط کی جائے گی جس سے مضطر ہو کر ایسا کھولتا پانی پئیں گے جو آنتیں کاٹ ڈالے گا۔

نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۵۶﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ﴿۵۷﴾
ان کی مہمانی ہے انصاف کے دن ہم نے تمھیں پیدا کیا ف۳۹ تو تم کیوں نہیں سچ مانتے ف۴۰

اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ﴿۵۸﴾ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿۵۹﴾
تو بھلا دیکھو تو وہ منی جو گراتے ہو ف۴۱ کیا تم اس کا آدمی بناتے ہو یا ہم بنانے والے ہیں ف۴۲

نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿۶۰﴾ عَلٰٓى اَنْ
ہم نے تم میں مرنا ٹھہرایا ف۴۳ اور ہم اس سے ہارے نہیں کہ تم جیسے اور

نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ
بدل دیں اور تمھاری صورتیں وہ کر دیں جس کی تمھیں خبر نہیں ف۴۴ اور بیشک تم جان چکے

النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۶۲﴾ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ﴿۶۳﴾
ہو پہلی اٹھان ف۴۵ پھر کیوں نہیں سوچتے ف۴۶ تو بھلا بتاؤ تو جو بوتے ہو

ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ﴿۶۴﴾ لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ
کیا تم اس کی کھیتی بناتے ہو یا ہم بنانے والے ہیں ف۴۷ ہم چاہیں تو ف۴۸ اسے روندن کر

حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ﴿۶۵﴾ اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ﴿۶۶﴾ بَلْ نَحْنُ
دیں ف۴۹ پھر تم باتیں بناتے رہ جاؤ ف۵۰ کہ ہم پر چٹی پڑی ف۵۱ بلکہ ہم بے نصیب

مَحْرُوْمُوْنَ ﴿۶۷﴾ اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ ﴿۶۸﴾ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ
رہے تو بھلا بتاؤ تو وہ پانی جو پیتے ہو کیا تم نے اسے بادل

مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ﴿۶۹﴾ لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا
سے اتارا یا ہم ہیں اتارنے والے ف۵۲ ہم چاہیں تو اسے کھاری کر دیں ف۵۳

فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۰﴾ اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِيْ تُوْرُوْنَ ﴿۷۱﴾ ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ
پھر کیوں نہیں شکر کرتے ف۵۴ تو بھلا بتاؤ تو وہ آگ جو تم روشن کرتے ہو ف۵۵ کیا تم نے اس کا پیڑ پیدا

شَجَرَتَهَآ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُوْنَ ﴿۷۲﴾ نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّمَتَاعًا
کیا ف۵۶ یا ہم ہیں پیدا کرنے والے ہم نے اسے ف۵۷ جہنم کا یادگار بنایا ف۵۸ اور جنگل میں



ف۳۹ نیست سے ہست کیا۔
ف۴۰ مرنے کے بعد زندہ کیے جانے کو۔
ف۴۱ عورتوں کے رحم میں۔
ف۴۲ کہ نطفہ کو صورتِ انسانی دیتے ہیں زندگی عطا فرماتے ہیں تو مردوں کو زندہ کرنا ہماری قدرت سے کیا بعید۔
ف۴۳ حسبِ اقتضائے حکمت و مشیت اور عمریں مختلف رکھیں کوئی بچپن ہی میں مر جاتا ہے کوئی جوان ہو کر کوئی ادھیڑ عمر میں کوئی بڑھاپے تک پہنچتا ہے جو ہم مقدر کرتے ہیں وہی ہوتا ہے۔
ف۴۴ یعنی مسخ کر کے بندر سور وغیرہ کی صورت بنا دیں یہ سب ہماری قدرت میں ہے۔
ف۴۵ کہ ہم نے تمھیں نیست سے ہست کیا۔
ف۴۶ کہ جو نیست کو ہست کر سکتا ہے وہ بالیقین مردے کو زندہ کرنے پر قادر ہے۔
ف۴۷ اس میں شک نہیں کہ بالیں بنانا اور اس میں دانے پیدا کرنا اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے اور کسی کا نہیں۔
ف۴۸ جو تم بوتے ہو۔
ف۴۹ خشک گھاس چورا چورا جو کسی کام کی نہ رہے۔
ف۵۰ متحیر اور نادم و غمگین۔
ف۵۱ ہمارا مال بے کار ضائع ہو گیا۔
ف۵۲ اپنی قدرت کاملہ سے۔
ف۵۳ کہ کوئی پی نہ سکے۔
ف۵۴ اللہ تعالیٰ کی نعمت اور اس کے احسان و کرم کا۔
ف۵۵ دو تر لکڑیوں سے جن کو زند و زندہ کہتے ہیں ان کے رگڑنے سے آگ نکلتی ہے۔
ف۵۶ مرخ و عفار جن سے زند و زندہ لی جاتی ہے۔
ف۵۷ یعنی آگ کو۔
ف۵۸ کہ دیکھنے والا اس کو دیکھ کر جہنم کی بڑی آگ کو یاد کرے اور اللہ تعالیٰ سے اور اس کے عذاب سے ڈرے۔

ف۵۹ کہ اپنے سفروں میں اس سے نفع اٹھاتے ہیں ف۶۰ کہ وہ مقام ہیں ظہور قدرت و جلال الٰہی کے ف۶۱ سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل فرمایا گیا، کیونکہ یہ کلام الٰہی اور وحی ربانی ہے۔



لِلْمُقْوِينَ ﴿٧٣﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ﴿٧٤﴾ فَلَا أُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ

مسافروں کا فائدہ ف۵۹ تو اے محبوب تم پاکی بولو اپنے عظمت والے رب کے نام کی تو مجھے قسم ہے ان جگہوں

النُّجُومِ ﴿٧٥﴾ وَإِنَّهُ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ ﴿٧٦﴾ إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ ﴿٧٧﴾

کی جہاں تارے ڈوبتے ہیں ف۶۰ اور تم سمجھو تو یہ بڑی قسم ہے بیشک یہ عزت والا قرآن ہے ف۶۱

فِي كِتَابٍ مَّكْنُونٍ ﴿٧٨﴾ لَّا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ ﴿٧٩﴾ تَنزِيلٌ مِّن

محفوظ نوشتہ میں ف۶۲ اسے نہ چھوئیں مگر باوضو ف۶۳ اتارا ہوا ہے سارے جہان

رَّبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٨٠﴾ أَفَبِهَٰذَا الْحَدِيثِ أَنتُم مُّدْهِنُونَ ﴿٨١﴾ وَتَجْعَلُونَ

کے رب کا تو کیا اس بات میں تم سستی کرتے ہو ف۶۴ اور اپنا حصہ

رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ ﴿٨٢﴾ فَلَوْلَا إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ ﴿٨٣﴾ وَأَنتُمْ

یہ رکھتے ہو کہ جھٹلاتے ہو ف۶۵ پھر کیوں نہ ہو جب جان گلے تک پہنچے اور تم ف۶۶

حِينَئِذٍ تَنظُرُونَ ﴿٨٤﴾ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنكُمْ وَلَٰكِن لَّا

اس وقت دیکھ رہے ہو اور ہم ف۶۷ اس کے زیادہ پاس ہیں تم سے مگر تمہیں نگاہ

تُبْصِرُونَ ﴿٨٥﴾ فَلَوْلَا إِن كُنتُمْ غَيْرَ مَدِينِينَ ﴿٨٦﴾ تَرْجِعُونَهَا إِن

نہیں ف۶۸ تو کیوں نہ ہوا اگر تمہیں بدلہ ملنا نہیں ف۶۹ کہ اسے لوٹا لاتے

كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٨٧﴾ فَأَمَّا إِن كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِينَ ﴿٨٨﴾ فَرَوْحٌ وَ

اگر تم سچے ہو ف۷۰ پھر وہ مرنے والا اگر مقربوں سے ہے ف۷۱ تو راحت ہے اور

رَيْحَانٌ ۙ وَجَنَّتُ نَعِيمٍ ﴿٨٩﴾ وَأَمَّا إِن كَانَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ ﴿٩٠﴾

پھول ف۷۲ اور چین کے باغ ف۷۳ اور اگر ف۷۴ دہنی طرف والوں سے ہو

فَسَلَامٌ لَّكَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ ﴿٩١﴾ وَأَمَّا إِن كَانَ مِنَ

تو اے محبوب تم پر سلام ہے دہنی طرف والوں سے ف۷۵ اور اگر ف۷۶ جھٹلانے والے

الْمُكَذِّبِينَ الضَّالِّينَ ﴿٩٢﴾ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيمٍ ﴿٩٣﴾ وَتَصْلِيَةُ جَحِيمٍ ﴿٩٤﴾

گمراہوں میں سے ہو ف۷۷ تو اس کی مہمانی کھولتا پانی اور بھڑکتی آگ میں دھنسانا ف۷۸



ف۶۲ جس میں تبدیل و تحریف ممکن نہیں۔

ف۶۳ مسائل: جس کو غسل کی حاجت ہو یا جس کا وضو نہ ہو یا حائضہ عورت یا نفاس والی ان میں سے کسی کو قرآن مجید کا بغیر غلاف وغیرہ کسی کپڑے کے چھونا جائز نہیں بے وضو کو یاد پر قرآن شریف پڑھنا جائز ہے لیکن بے غسل اور حیض والی کو یہ بھی جائز نہیں

ف۶۴ اور نہیں مانتے۔

ف۶۵ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا وہ بندہ بڑے ٹوٹے میں ہے جس کا حصہ کتاب اللہ کی تکذیب ہو۔

ف۶۶ اے اہل میت۔

ف۶۷ اپنے علم و قدرت کے ساتھ۔

ف۶۸ تم بصیرت نہیں رکھتے تم نہیں جانتے۔

ف۶۹ مرنے کے بعد اٹھ کر۔

ف۷۰ کفار سے فرمایا گیا کہ اگر بخیال تمہارے مرنے کے بعد اٹھنا اور اعمال کا حساب کیا جانا اور جزا دینے والا معبود یہ کچھ بھی نہ ہو تو پھر کیا سبب ہے کہ جب تمہارے پیاروں کی روح حلق میں پہنچتی ہے تو تم اسے لوٹا کیوں نہیں لاتے اور جب یہ تمہارے اختیار میں نہیں تو سمجھو کہ کام اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے اس پر ایمان لاؤ اس کے بعد مخلوق کے طبقات کے احوال وقت موت اور ان کے درجات کا بیان فرمایا۔

ف۷۱ سابقین میں سے جن کا ذکر اوپر ہو چکا تو اس کے لیے۔

ف۷۲ ابو العالیہ نے کہا کہ مقربین سے جو کوئی دنیا سے مفارقت کرتا ہے اس کے پاس جنت کے پھولوں کی ڈالی لائی جاتی ہے اس کی خوشبو لیتا ہے تب روح قبض ہوتی ہے۔

ف۷۳ آخرت میں۔ ف۷۴ مرنے والا۔

ف۷۵ معنی یہ ہیں کہ اے سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ ان کا سلام قبول فرمائیں اور ان کے لیے غمگین نہ ہوں وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے سلامت و محفوظ رہیں گے اور آپ ان کو اسی حال میں دیکھیں گے جو آپ کو پسند ہو۔

ف۷۶ مرنے والا۔

ف۷۷ یعنی اصحاب شمال میں سے ف۷۸ جہنم کی اور مرنے والوں کے احوال اور جو مضامین اس سورت میں بیان کیے گئے۔

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْیَقِیْنِ ﴿۹۵﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِیْمِ ﴿۹۶﴾ ع

بے بیشک اعلیٰ درجہ کی یقینی بات ہے تو اے محبوب تم اپنے عظمت والے رب کے نام کی پاکی بولو ؁۹

سُوْرَةُ الْحَدِیْدِ مَدَنِیَّةٌ وَهِیَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰیَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورہ حدید مدنی ہے اس میں اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ؁۱ انیس ۱۹ آیتیں اور چار ۴ رکوع ہیں

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۱﴾ لَهٗ مُلْكُ

اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے ؁۲ اور وہی عزت و حکمت والا ہے اسی کے لیے ہے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ ۚ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۲﴾

آسمانوں اور زمین کی سلطنت جلاتا ہے ؁۳ اور مارتا ؁۴ اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے

هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۳﴾

وہی اول ؁۵ وہی آخر ؁۶ وہی ظاہر ؁۷ وہی باطن ؁۸ اور وہی سب کچھ جانتا ہے

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی

وہی ہے جس نے آسمان اور زمین چھ دن میں پیدا کیے ؁۹ پھر عرش پر استوا فرمایا

عَلَی الْعَرْشِ ؕ یَعْلَمُ مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ وَمَا یَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا یَنْزِلُ

جیسا اس کی شان کے لائق ہے جانتا ہے جو زمین کے اندر جاتا ہے ؁۱۰ اور جو اس سے باہر

مِنَ السَّمَآءِ وَمَا یَعْرُجُ فِیْهَا ؕ وَهُوَ مَعَكُمْ اَیْنَ مَا كُنْتُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا

نکلتا ہے ؁۱۱ اور جو آسمان سے اترتا ہے ؁۱۲ اور جو اس میں چڑھتا ہے ؁۱۳ اور وہ تمہارے ساتھ ہے

تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ﴿۴﴾ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاِلَی اللّٰهِ تُرْجَعُ

؁۱۴ تم کہیں ہو اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے ؁۱۵ اسی کی ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت اور اللہ ہی کی طرف

الْاُمُوْرُ ﴿۵﴾ یُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَیُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ ؕ وَهُوَ

سب کاموں کی رجوع رات کو دن کے حصے میں لاتا ہے ؁۱۶ اور دن کو رات کے حصے میں لاتا ہے ؁۱۷ اور

عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۶﴾ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ

وہ دلوں کی بات جانتا ہے ؁۱۸ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کی راہ میں کچھ وہ خرچ



؁۹ حدیث جب یہ آیت نازل ہوئی فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِیْمِ تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو اپنے رکوع میں داخل کرو اور جب سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَی نازل ہوئی تو فرمایا اسے اپنے سجدوں میں داخل کرو (ابو داؤد) مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ رکوع و سجود کی تسبیحات قرآن کریم سے ماخوذ ہیں۔

ع ۳ ۲۲ ۱۶

---

؁۱ سورۂ حدید مکیہ ہے یا مدنیہ اس میں چار ۴ رکوع انیس ۱۹ آیتیں پانچ سو چوالیس ۵۴۴ کلمے دو ہزار چار سو چھہتر ۲۴۷۶ حرف ہیں
؁۲ جاندار ہو یا بے جان۔
؁۳ مخلوق کو پیدا کر کے یا یہ معنی ہیں کہ مردوں کو زندہ کرتا ہے۔
؁۴ یعنی موت دیتا ہے زندوں کو۔
؁۵ قدیم ہر شے سے قبل اوّل بے ابتدا کہ وہ تھا اور کچھ نہ تھا۔
؁۶ ہر شے کے ہلاک و فنا ہونے کے بعد رہنے والا سب فنا ہو جائیں گے اور وہ ہمیشہ رہے گا اس کے لیے انتہا نہیں۔
؁۷ دلائل و براہین سے یا یہ معنی کہ غالب ہر شے پر۔
؁۸ حواس اس کے ادراک سے عاجز یا یہ معنی کہ ہر شے کا جاننے والا
؁۹ ایام دنیا سے کہ پہلا ان کا یکشنبہ اور پچھلا جمعہ ہے حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ وہ اگر چاہتا تو طرفۃ العین میں پیدا کر دیتا لیکن اس کی حکمت اسی کو مقتضی ہوئی کہ چھ کو اصل بنائے اور ان پر مدار رکھے۔
؁۱۰ خواہ وہ دانہ ہو یا قطرہ یا خزانہ ہو یا مُردہ۔
؁۱۱ خواہ وہ نبات ہو یا دھات یا اور کوئی چیز۔
؁۱۲ رحمت و عذاب اور فرشتے اور بارش۔
؁۱۳ اعمال اور دعائیں۔
؁۱۴ اپنے علم و قدرت کے ساتھ عمومًا اور فضل و رحمت کے ساتھ خصوصًا
؁۱۵ تو تمہیں تمہارے حسب اعمال جزا دے گا۔
؁۱۶ اس طرح کہ رات گھٹاتا ہے اور دن کی مقدار بڑھاتا ہے
؁۱۷ دن گھٹا کر اور رات کی مقدار بڑھا کر۔
؁۱۸ دل کے عقیدے اور قلبی اسرار سب کو جانتا ہے۔

مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ⑦

کرو جس میں تمھیں اوروں کا جانشین کیا ف۱۹ تو جو تم میں ایمان لائے اور اس کی راہ میں خرچ کیا ان کے لیے بڑا ثواب

وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۚ وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ وَ

ہے۔ اور تمھیں کیا ہے کہ اللہ پر ایمان نہ لاؤ حالانکہ یہ رسول تمھیں بلا رہے ہیں کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ ف۲۰ اور

قَدْ اَخَذَ مِيْثَاقَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ⑧ هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ عَلٰى

بیشک وہ ف۲۱ تم سے پہلے ہی عہد لے چکا ہے ف۲۲ اگر تمھیں یقین ہو وہی ہے کہ اپنے بندہ پر ف۲۳ روشن

عَبْدِهٖۤ اٰيٰتٍ بَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ

آیتیں اتارتا ہے تاکہ تمھیں اندھیریوں سے ف۲۴ اُجالے کی طرف لے جائے ف۲۵ اور بیشک اللہ

بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ⑨ وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلِلّٰهِ

تم پر ضرور مہربان رحم والا اور تمھیں کیا ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو حالانکہ

مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ

آسمانوں اور زمین میں سب کا وارث اللہ ہی ہے ف۲۶ تم میں برابر نہیں وہ جنھوں نے فتح مکّہ سے

قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ ؕ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا

قبل خرچ اور جہاد کیا ف۲۷ وہ مرتبہ میں ان سے بڑے ہیں جنھوں نے بعد فتح کے خرچ

مِنْ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا ؕ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

اور جہاد کیا ان سب سے ف۲۸ اللہ جنت کا وعدہ فرما چکا ف۲۹ اور اللہ کو تمھارے کاموں

خَبِيْرٌ ⑩ مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَلَهٗۤ

کی خبر ہے کون ہے جو اللہ کو قرض دے اچھا قرض ف۳۰ تو وہ اس کے لیے دونے کرے

اَجْرٌ كَرِيْمٌ ⑪ يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ

اور اس کو عزت کا ثواب ہے جس دن تم ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو ف۳۱ دیکھو گے کہ ان کا نور ہے ف۳۲ ان کے آگے

اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

اور ان کے دہنے دوڑتا ہے ان سے فرمایا جا رہا ہے کہ آج تمھاری سب سے زیادہ خوشی کی بات وہ جنتیں ہیں



ف۱۹ جو تم سے پہلے تھے اور تمہارا جانشین کرے گا تمھارے بعد والوں کو معنیٰ یہ ہیں کہ جو مال تمھارے قبضہ میں ہیں سب اللہ تعالیٰ کے ہیں اس نے تمھیں نفع اُٹھانے کے لیے دیدیئے ہیں تم حقیقۃً ان کے مالک نہیں ہو بمنزلہ نائب و وکیل کے ہو انھیں راہ خدا میں خرچ کرو اور جس طرح نائب اور وکیل کو مالک کے حکم سے خرچ کرنے میں کوئی تامل نہیں ہوتا تو تمھیں بھی کوئی تامل و تردد نہ ہو۔

ف۲۰ اور براہین اور حجتیں پیش کرتے ہیں اور کتاب الٰہی سناتے ہیں تو اب تمھیں کیا عذر ہو سکتا ہے۔

ف۲۱ یعنی اللہ تعالیٰ۔

ف۲۲ جب اس نے تمھیں پشت آدم علیہ السلام سے نکالا تھا کہ اللہ تعالیٰ تمھارا ربّ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

ف۲۳ سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر۔

ف۲۴ کفر و شرک کی۔

ف۲۵ یعنی نور ایمان کی طرف۔

ف۲۶ تم ہلاک ہو جاؤ گے اور مال اسی کی ملک میں رہ جائیں گے اور تمھیں خرچ کرنے کا ثواب بھی نہ ملے گا اور اگر تم خدا کی راہ میں خرچ کرو تو ثواب بھی پاؤ۔

ف۲۷ جبکہ مسلمان کم اور کمزور تھے اس وقت جنھوں نے خرچ کیا اور جہاد کیا وہ مہاجرین و انصار میں سے سابقین اوّلین ہیں ان کے حق میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم میں سے کوئی اُحد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کردے تو بھی اُن کے ایک مُد کے برابر نہ ہو نہ نصف مُدّ کی مُد ایک پیمانہ ہے جس سے جَو ناپے جاتے ہیں۔ شانِ نزول کلبی نے کہا کہ یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی کیونکہ آپ پہلے وہ شخص ہیں جو اسلام لائے اور پہلے وہ شخص ہیں جس نے راہِ خدا میں مال خرچ کیا اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حمایت کی۔

ع ۱۰ ۱۷

ف۲۸ یعنی پہلے خرچ کرنے والوں سے بھی اور فتح کے بعد خرچ کرنے والوں سے بھی۔

ف۲۹ البتہ درجات میں تفاوت ہے قبل فتح خرچ کرنے والوں کا درجہ اعلیٰ ہے۔

ف۳۰ یعنی خوش دلی کے ساتھ راہ خدا میں خرچ کرے اس انفاق کو اس مناسبت سے فرمایا گیا ہے کہ اس پر جنت کا وعدہ فرمایا گیا ہے ف۳۱ پل صراط پر ف۳۲ یعنی ان کے ایمان و طاعت کا نور ف۳۳ اور جنّت کی طرف ان کی رہنمائی کرتا ہے۔

الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۲﴾ يَوْمَ يَقُوْلُ

جن کے نیچے نہریں بہیں تم ان میں ہمیشہ رہو یہی بڑی کامیابی ہے جس دن منافق مرد

الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ

اور منافق عورتیں مسلمانوں سے کہیں گے کہ ہمیں ایک نگاہ دیکھو کہ ہم تمہارے نور سے کچھ حصہ لیں

قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ؕ فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ ؕ

کہا جائے گا اپنے پیچھے لوٹو ف۳۴ وہاں نور ڈھونڈو وہ لوٹیں گے جبھی اُن کے ف۳۵ درمیان ایک دیوار

بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ﴿۱۳﴾ يُنَادُوْنَهُمْ

کھڑی کردی جائے گی ف۳۶ جس میں ایک دروازہ ہے ف۳۷ اس کے اندر کی طرف رحمت ف۳۸ اور اس کے باہر کی طرف

اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ

عذاب منافق ف۳۹ مسلمانوں کو پکاریں گے کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے ف۴۰ وہ کہیں گے کیوں نہیں مگر تم نے تو اپنی

وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ حَتّٰى جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ

جانیں فتنہ میں ڈالیں ف۴۱ اور مسلمانوں کی برائی تکتے اور شک رکھتے ف۴۲ اور جھوٹی طمع نے تمہیں فریب

الْغَرُوْرُ ﴿۱۴﴾ فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَّلَا مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ

دیا ف۴۳ یہاں تک کہ اللہ کا حکم آگیا ف۴۴ اور تمہیں اللہ کے حکم پر اس بڑے فریبی نے مغرور رکھا ف۴۵ تو آج نہ تم سے کوئی فدیہ

مَاْوٰىكُمُ النَّارُ ؕ هِيَ مَوْلٰىكُمْ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۵﴾ اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ

لیا جائے ف۴۶ اور نہ کھلے کافروں سے تمہارا ٹھکانا آگ ہے وہ تمہاری رفیق ہے اور کیا ہی برا انجام۔ کیا ایمان والوں

اٰمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ ۙ

کو ابھی وہ وقت نہ آیا کہ ان کے دل جھک جائیں اللہ کی یاد اور اس حق کے لیے جو اترا ف۴۷

وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ

اور ان جیسے نہ ہوں جن کو پہلے کتاب دی گئی ف۴۸ پھر ان پر مدت دراز ہوئی ف۴۹ تو ان کے

الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِعْلَمُوْا اَنَّ

دل سخت ہوگئے ف۵۰ اور ان میں بہت فاسق ہیں ف۵۱ جان لو کہ اللہ زمین کو



ف۳۴ جہاں سے آئے تھے یعنی موقف کی طرف جہاں ہمیں نور دیا گیا ہے وہاں نور طلب کرو یا یہ معنی ہیں کہ تم ہمارا نور نہیں پاسکتے نور کی طلب کے لیے پیچھے لوٹ جاؤ پھر وہ نور کی تلاش میں واپس ہوں گے اور کچھ نہ پائیں گے تو دوبارہ مومنین کی طرف پھریں گے۔

ف۳۵ یعنی مومنین و منافقین کے۔

ف۳۶ بعض مفسرین نے کہا کہ وہی اعراف ہے۔

ف۳۷ اس سے جنتی جنت میں داخل ہوں گے۔

ف۳۸ یعنی اس دیوار کے اندرونی جانب جنت۔

ف۳۹ اس دیوار کے پیچھے سے۔

ف۴۰ دُنیا میں نمازیں پڑھتے روزہ رکھتے۔

ف۴۱ نفاق و کفر اختیار کرکے

ف۴۲ دین اسلام میں۔

ف۴۳ اور تم باطل امیدوں میں رہے کہ مسلمانوں پر حوادث آئیں گے وہ تباہ ہو جائیں گے۔

ف۴۴ یعنی موت۔

ف۴۵ یعنی شیطان نے دھوکا دیا کہ اللہ تعالیٰ بڑا حلیم ہے تم پر عذاب نہ کرے گا اور نہ مرنے کے بعد اُٹھنا نہ حساب تم اس کے اس فریب میں آگئے۔

ف۴۶ جس کو دے کر تم اپنی جان عذاب سے چھڑا سکو بعض مفسرین نے فرمایا معنی یہ ہیں کہ آج نہ تم سے ایمان قبول کیا جائے نہ توبہ۔

ف۴۷ شانِ نزول حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دولت سرائے اقدس سے باہر تشریف لائے تو مسلمانوں کو دیکھا کہ آپس میں ہنس رہے ہیں فرمایا تم ہنستے ہو ابھی تک تمہارے رب کی طرف سے امان نہیں آئی اور تمہارے ہنسنے پر آیت نازل ہوئی انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس ہنسی کا کفارہ کیا ہے فرمایا اتنا ہی رونا اور اترنے والے حق سے مراد قرآن مجید ہے۔

ف۴۸ یعنی یہود و نصاریٰ کے طریقے اختیار نہ کریں۔

ف۴۹ یعنی وہ زمانہ جو ان کے اور ان کے انبیاء کے درمیان تھا ف۵۰ اور یادِ الٰہی کے لیے نرم نہ ہوئے دُنیا کی طرف مائل ہوگئے اور مواعظ سے انھوں نے اعراض کیا ف۵۱ دین سے خارج ہونے والے۔

اللّٰہَ یُحۡیِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِہَا ؕ قَدۡ بَیَّنَّا لَکُمُ الۡاٰیٰتِ لَعَلَّکُمۡ
بیشک ہم نے تمہارے لیے نشانیاں بیان فرمادیں کہ ۔ زندہ کرتا ہے اس کے مرے پیچھے ف۵۲

تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۷﴾ اِنَّ الۡمُصَّدِّقِیۡنَ وَ الۡمُصَّدِّقٰتِ وَ اَقۡرَضُوا اللّٰہَ قَرۡضًا
تمھیں سمجھ ہو بیشک صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور وہ جنھوں نے اللہ کو اچھا

حَسَنًا یُّضٰعَفُ لَہُمۡ وَ لَہُمۡ اَجۡرٌ کَرِیۡمٌ ﴿۱۸﴾ وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا بِاللّٰہِ وَ
قرض دیا ف۵۳ ان کے دُونے ہیں اور ان کے لیے عزت کا ثواب ہے ف۵۴ اور وہ جو اللہ اور اس کے سب

رُسُلِہٖۤ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الصِّدِّیۡقُوۡنَ ٭ۖ وَ الشُّہَدَآءُ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ ؕ لَہُمۡ
رسولوں پر ایمان لائیں وہی ہیں کامل سچے اور اوروں پر ف۵۵ گواہ اپنے رب کے یہاں ان

اَجۡرُہُمۡ وَ نُوۡرُہُمۡ ؕ وَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَ کَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِنَاۤ اُولٰٓئِکَ اَصۡحٰبُ
کے لیے ان کا ثواب ف۵۶ اور ان کا نور ہے ف۵۷ اور جنھوں نے کفر کیا اور ہماری آیتیں جھٹلائیں

الۡجَحِیۡمِ ﴿۱۹﴾ اِعۡلَمُوۡۤا اَنَّمَا الۡحَیٰوۃُ الدُّنۡیَا لَعِبٌ وَّ لَہۡوٌ وَّ زِیۡنَۃٌ وَّ
وہ دوزخی ہیں جان لو کہ دنیا کی زندگی تو نہیں مگر کھیل کود ف۵۸ اور آرائش

تَفَاخُرٌۢ بَیۡنَکُمۡ وَ تَکَاثُرٌ فِی الۡاَمۡوَالِ وَ الۡاَوۡلَادِ ؕ کَمَثَلِ غَیۡثٍ
اور تمہارا آپس میں بڑائی مارنا اور مال اور اولاد میں ایک دوسرے پر زیادتی چاہنا ف۵۹ اس

اَعۡجَبَ الۡکُفَّارَ نَبَاتُہٗ ثُمَّ یَہِیۡجُ فَتَرٰىہُ مُصۡفَرًّا ثُمَّ یَکُوۡنُ حُطٰمًا ؕ
مینہ کی طرح جس کا اگایا سبزہ کسانوں کو بھایا پھر سوکھا ف۶۰ کہ تو اسے زرد دیکھے پھر روندن ہو گیا

وَ فِی الۡاٰخِرَۃِ عَذَابٌ شَدِیۡدٌ ۙ وَّ مَغۡفِرَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ وَ رِضۡوَانٌ ؕ وَ
ف۶۱ اور آخرت میں سخت عذاب ہے ف۶۲ اور اللہ کی طرف سے بخشش اور اس کی رضا ف۶۳ اور دنیا کا

مَا الۡحَیٰوۃُ الدُّنۡیَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الۡغُرُوۡرِ ﴿۲۰﴾ سَابِقُوۡۤا اِلٰی مَغۡفِرَۃٍ مِّنۡ
جینا تو نہیں مگر دھوکے کا مال ف۶۴ بڑھ کر چلو اپنے رب کی بخشش

رَّبِّکُمۡ وَ جَنَّۃٍ عَرۡضُہَا کَعَرۡضِ السَّمَآءِ وَ الۡاَرۡضِ ۙ اُعِدَّتۡ
اور اس جنت کی طرف ف۶۵ جس کی چوڑائی جیسے آسمان اور زمین کا پھیلاؤ ف۶۶ تیار ہوئی ہے



ف۵۲ مینہ برسا کر سبزہ اُگا کر بعد اس کے کہ خشک ہو گئی تھی ایسے ہی دلوں کو سخت ہو جانے کے بعد نرم کرتا ہے اور انھیں علم و حکمت سے زندگی عطا فرماتا ہے بعض مفسرین نے فرمایا کہ یہ تمثیل ہے ذکر کر کے دلوں میں اثر کرنے کی جس طرح بارش سے زمین کو زندگی حاصل ہوتی ہے ایسے ہی ذکر الٰہی سے دل زندہ ہوتے ہیں۔

ف۵۳ یعنی خوش دلی اور نیت صالحہ کے ساتھ مستحقین کو صدقہ دیا اور راہ خدا میں خرچ کیا۔

ف۵۴ اور وہ جنت ہے۔

ف۵۵ گزری ہوئی اُمتوں میں سے۔

ف۵۶ جس کا وعدہ کیا گیا۔

ف۵۷ جو حشر میں ان کے ساتھ ہوگا۔

ف۵۸ جس میں وقت ضائع کرنے کے سوا کچھ حاصل نہیں۔

ف۵۹ اور ان چیزوں میں مشغول رہنا اور ان سے دل لگانا دنیا ہے لیکن طاعتیں اور عبادتیں اور جو چیزیں کہ طاعت پر معین ہوں اور وہ امور آخرت سے ہیں اب اس زندگانی دُنیا کی ایک مثال ارشاد فرمائی جاتی ہے۔

ع ۲/۹ ۱۸

ف۶۰ اس کی سبزی جاتی رہی پیلا پڑ گیا کسی آفت سماوی یا ارضی سے۔

ف۶۱ ریزہ ریزہ یہی حال دُنیا کی زندگی کا ہے جس پر طالب دنیا بہت خوش ہوتا ہے اور اس کے ساتھ بہت سی امیدیں رکھتا ہے وہ نہایت جلد گزر جاتی ہے۔

ف۶۲ اس کے لیے جو دُنیا کا طالب ہو اور زندگی لہو و لعب میں گزارے اور وہ آخرت کی پروا نہ کرے ایسا حال کافر کا ہوتا ہے۔

ف۶۳ جس نے دُنیا کو آخرت پر ترجیح نہ دی۔

ف۶۴ یہ اس کے لیے جو دُنیا ہی کا ہو جائے اور اس پر بھروسا کر لے اور آخرت کی فکر نہ کرے اور جو شخص دُنیا کا طالب ہو اور اسباب دنیوی سے بھی آخرت ہی کے لیے علاقہ رکھے تو اس کیلئے دُنیا کی کامیابی آخرت کا ذریعہ ہے حضرت ذوالنون رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اے گروہ مریدین دنیا طلب نہ کرو اور اگر طلب کرو تو اس سے محبت نہ کرو توشہ یہاں سے لو آرام گاہ اور ہے۔

ف۶۵ رضائے الٰہی کے طالب بنو اس کی طاعت اختیار کرو اور اس کی فرمانبرداری بجا لا کر جنت کی طرف بڑھو ف۶۶ یعنی جنت کا عرض ایسا ہے کہ ساتوں آسمان اور ساتوں زمینوں کے ورق ملا کر باہم ملا دیئے جائیں تو جتنے وہ ہوں اتنا جنت کا عرض پھر طول کی کیا انتہا ف۶۷ قحط کی امساک باراں کی عدم پیداوار کی پھلوں کی کمی کی کھیتیوں کے تباہ ہونے کی۔

لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ؕ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ

ان کے لیے جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائے یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے

يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۱﴾ مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ

اور اللہ بڑے فضل والا ہے نہیں پہنچتی کوئی مصیبت زمین میں

فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ

وے۶۷ اور نہ تمھاری جانوں میں ف۶۸ مگر وہ ایک کتاب میں ہے ف۶۹ قبل اس کے

نَّبْرَاَهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۲۲﴾ لِّكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا

کہ ہم اسے پیدا کریں ف۷۰ بیشک یہ ف۷۱ اللہ کو آسان ہے اس لیے کہ غم نہ کھاؤ اس ف۷۲ پر جو

فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ

ہاتھ سے جائے اور خوش نہ ہو ف۷۳ اس پر جو تم کو دیا ف۷۴ اور اللہ کو نہیں بھاتا کوئی اترونا بڑائی مارنے

فَخُوْرِ ۙ﴿۲۳﴾ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ؕ

والا وہ جو آپ بخل کریں ف۷۵ اور اوروں سے بخل کو کہیں ف۷۶

وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۴﴾ لَقَدْ اَرْسَلْنَا

اور جو منہ پھیرے ف۷۷ تو بیشک اللہ ہی بے نیاز ہے سب خوبیوں سراہا بے شک ہم نے اپنے

رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ

رسولوں کو دلیلوں کے ساتھ بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب ف۷۸ اور عدل کی ترازو اتاری

النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۚ وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ

ف۷۹ کہ لوگ انصاف پر قائم نہ ہوں ف۸۰ اور ہم نے لوہا اتارا ف۸۱ اس میں سخت آنچ ف۸۲

وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالْغَيْبِ ؕ

اور لوگوں کے فائدے ف۸۳ اور اس لیے کہ اللہ دیکھے اس کو جو بے دیکھے اس کی ف۸۴ اور

اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۲۵﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّاِبْرٰهِيْمَ وَجَعَلْنَا

اس کے رسولوں کی مدد کرتا ہے بیشک اللہ قوت والا غالب ہے ف۸۵ اور بیشک ہم نے نوح اور ابراہیم کو بھیجا اور انکی

ف۶۸ امراض کی اور اولاد کے غموں کی ف۶۹ لوح محفوظ میں ف۷۰ یعنی زمین کو یا جانوں کو یا مصیبت کو ف۷۱ یعنی ان امور کا باوجود کثرت کے لوح میں ثبت فرمانا ف۷۲ متاع دنیا ف۷۳ یعنی نہ اتراؤ ف۷۴ دنیا کا مال و متاع اور یہ سمجھ لو کہ جو اللہ تعالیٰ نے مقدر فرمایا ہے ضرور ہونا ہے نہ غم کرنے سے کوئی ضائع شدہ چیز واپس مل سکتی ہیں نہ فنا ہونے والی چیز اترانے کے لائق ہے تو چاہیئے کہ خوشی کی جگہ شکر اور غم کی جگہ صبر اختیار کرو غم سے مراد یہاں انسان کی وہ حالت ہے جس میں صبر اور رضا بقضائے الٰہی اور امید ثواب باقی نہ رہے اور خوشی سے وہ اترانا مراد ہے جس میں مست ہو کر آدمی شکر سے غافل ہو جائے اور وہ غم و رنج جس میں بندہ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو اور اس کی رضا پر راضی ہو ایسے ہی وہ خوشی جس پر حق تعالیٰ کا شکر گزار ہو ممنوع نہیں، حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے فرزند آدم کسی چیز کے فقدان پر کیوں غم کرتا ہے یہ اس کو تیرے پاس واپس نہ لائے گا اور کسی موجود چیز پر کیوں اتراتا ہے موت اس کو تیرے ہاتھ میں نہ چھوڑے گی۔

ف۷۵ اور راہ خدا اور امور خیر میں خرچ نہ کریں اور حقوق مالیہ کی ادا سے قاصر رہیں۔

ف۷۶ اس کی تفسیر میں مفسرین کا ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ یہود کے حال کا بیان ہے اور بخل سے مراد ان کا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ان اوصاف کو چھپانا ہے جو کتب سابقہ میں مذکور تھے۔

ف۷۷ ایمان سے یا مال خرچ کرنے سے یا خدا اور رسول کی فرمانبرداری سے۔

ف۷۸ احکام و شرائع کی بیان کرنے والی۔

ف۷۹ ترازو سے مراد عدل ہے معنی یہ ہیں کہ ہم نے عدل کا حکم دیا اور ایک قول یہ ہے کہ ترازو سے وزن کا آلہ ہی مراد ہے مروی ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام کے پاس ترازو لائے اور فرمایا کہ اپنی قوم کو حکم دیجیے کہ اس سے وزن کریں۔

ف۸۰ اور کوئی کسی کی حق تلفی نہ کرے۔

ع۳ ۱۹ ف۸۱ بعض مفسرین نے فرمایا کہ اتارنا یہاں پیدا کرنے کے معنی میں ہے، مراد یہ ہے کہ ہم نے لوہا پیدا کیا اور لوگوں کے لیے معادن سے نکالا اور انھیں اس کی صنعت کا علم دیا اور یہ بھی مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے چار بابرکت چیزیں آسمان سے زمین کی طرف اتاریں لوہا آگ پانی نمک ف۸۲ اور نہایت قوت کہ اس سے اسلحہ اور آلات جنگ بنائے جاتے ہیں ف۸۳ کہ صنعتوں اور حرفتوں میں وہ بہت کام آتا ہے خلاصہ یہ کہ ہم نے رسولوں کو بھیجا اور ان کے ساتھ ان چیزوں کو نازل فرمایا کہ لوگ حق و عدل کا معاملہ کریں ف۸۴ یعنی اس کے دین کی ف۸۵ اس کو کسی کی مدد درکار نہیں، دین کی مدد کرنے کا جو حکم دیا گیا یہ انھیں لوگوں کے نفع کے لیے ہے۔

فِیْ ذُرِّیَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَ الْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ ۚ وَ كَثِیْرٌ مِّنْهُمْ

اور ان کی اولاد میں نبوت اور کتاب رکھی ف٨٦ تو ان میں ف٨٧ کوئی راہ پر آیا اور ان میں بہتیرے

فٰسِقُوْنَ ﴿٢٦﴾ ثُمَّ قَفَّیْنَا عَلٰۤى اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَ قَفَّیْنَا بِعِیْسَى

فاسق ہیں۔ پھر ہم نے ان کے پیچھے ف٨٨ اسی راہ پر اپنے اور رسول بھیجے اور ان کے پیچھے عیسیٰ بن

ابْنِ مَرْیَمَ وَ اٰتَیْنٰهُ الْاِنْجِیْلَ ۙ۬ وَ جَعَلْنَا فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ

مریم کو بھیجا اور اسے انجیل عطا فرمائی اور اس کے پیروؤں کے دل میں نرمی

اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّ رَحْمَةً ؕ وَ رَهْبَانِیَّةَ ِۨ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَیْهِمْ

اور رحمت رکھی ف٨٩ اور راہب بننا ف٩٠ تو یہ بات انھوں نے دین میں اپنی طرف سے

اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَایَتِهَا ۚ فَاٰتَیْنَا

نکالی ہم نے ان پر مقرر نہ کی تھی ہاں یہ بدعت انھوں نے اللہ کی رضا چاہنے کو پیدا کی پھر اُسے نہ نباہا

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ وَ كَثِیْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿٢٧﴾ یٰۤاَیُّهَا

جیسا کہ اس کے نباہنے کا حق تھا ف٩١ تو ان کے ایمان والوں کو ف٩٢ ہم نے ان کا ثواب عطا کیا اور ان میں سے بہتیرے

الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ یُؤْتِكُمْ كِفْلَیْنِ مِنْ

ف٩٣ فاسق ہیں۔ اے ایمان والو ف٩٤ اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول ف٩٥ پر ایمان لاؤ وہ اپنی رحمت کے دو حصے

رَّحْمَتِهٖ وَ یَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ

تمھیں عطا فرمائے گا ف٩٦ اور تمھارے لیے نور کر دے گا ف٩٧ جس میں چلو اور تمھیں بخش دیگا اور اللہ بخشنے والا

رَّحِیْمٌ ﴿٢٨﴾ۚۙ لِّئَلَّا یَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَلَّا یَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَیْءٍ مِّنْ

مہربان ہے۔ یہ اس لیے کہ کتاب والے کافر جان جائیں کہ اللہ کے فضل پر ان کا کچھ قابو

فَضْلِ اللّٰهِ وَ اَنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ

نہیں ف٩٨ اور یہ کہ فضل اللہ کے ہاتھ ہے دیتا ہے جسے چاہے اور اللہ

ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ﴿٢٩﴾ ع

بڑے فضل والا ہے۔

ف٨٦ یعنی توریت و انجیل و زبور اور قرآن ف٨٧ یعنی ان کی ذریت میں جن میں نبی اور کتابیں بھیجیں ف٨٨ یعنی حضرت نوح و ابراہیم علیہما السلام کے بعد تا زمانہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام یکے بعد دیگرے ف٨٩ کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ محبت و شفقت رکھتے ف٩٠ پہاڑوں اور غاروں اور تنہا مکانوں میں خلوت نشین ہونا اور صومعہ بنانا اور اہلِ دُنیا سے مخالطت ترک کرنا اور عبادتوں میں اپنے اوپر زائد مشقتیں بڑھا لینا تارک ہو جانا نکاح نہ کرنا نہایت موٹے کپڑے پہننا ادنیٰ غذا نہایت کم مقدار میں کھانا ف٩١ بلکہ اس کو ضائع کر دیا اور تثلیث و اتحاد میں مبتلا ہوئے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین سے کفر کر کے اپنے بادشاہوں کے دین میں داخل ہوئے اور کچھ لوگ ان میں سے دینِ مسیحی پر قائم اور ثابت بھی رہے اور جب زمانہ پاک حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پایا تو حضورؐ پر بھی ایمان لائے۔ مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ بدعت یعنی دین میں کسی بات کا نکالنا اگر وہ بات نیک ہو اور اس سے رضائے الٰہی مقصود ہو تو بہتر ہے اس پر ثواب ملتا ہے اور اس کو جاری رکھنا چاہیئے ایسی بدعت کو بدعت حسنہ کہتے ہیں البتہ دین میں بُری بات نکالنا بدعت سیئہ کہلاتا ہے وہ ممنوع اور ناجائز ہے اور بدعت سیئہ حدیث شریف میں وہ بتائی گئی ہے جو خلاف سنت ہو اس کے نکالنے سے کوئی سُنت اُٹھ جائے اس سے ہزارہا مسائل کا فیصلہ ہو جاتا ہے جن میں آج کل لوگ اختلاف کرتے ہیں اور اپنی ہوائے نفسانی سے ایسے امورِ خیر کو بدعت بتا کر منع کرتے ہیں جن سے دین کی تقویت و تائید ہوتی ہے اور مسلمانوں کو اخروی فوائد پہنچتے ہیں اور وہ طاعات و عبادات میں ذوق و شوق کے ساتھ مشغول رہتے ہیں ایسے امور بدعت بتانا قرآن مجید کی اس آیت کے صریح خلاف ہے۔

ف٩٢ جو دین پر قائم رہے تھے۔

ف٩٣ جنہوں نے رہبانیت کو ترک کیا اور دین عیسیٰ علیہ السلام سے منحرف ہو گئے۔

ف٩٤ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام پر خطاب اہلِ کتاب کو ہے ان سے فرمایا جاتا ہے۔

ف٩٥ سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ف٩٦ یعنی تمھیں دونا اجر دے گا کیونکہ تم پہلی کتاب اور پہلے نبی پر ایمان لائے اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور قرآن پاک پر بھی۔

ف٩٧ صراط پر۔

ف٩٨ وہ اس میں سے کچھ نہیں پا سکتے نہ دونا اجر نہ نور نہ مغفرت کیونکہ وہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان نہ لائے تو ان کا پہلے انبیا پر ایمان لانا بھی مفید نہ ہوگا۔ شانِ نزول جب اوپر کی آیت نازل ہوئی اور اس میں مومنین اہل کتاب کو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اوپر ایمان، لاتے پر دُونے اجر کا وعدہ دیا گیا تو کفار اہلِ کتاب نے کہا کہ ہم حضور پر ایمان لائیں تو دُونا اجر ملے اور اگر نہ لائیں تو ایک اجر جب بھی رہے گا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ان کے اس خیال کا ابطال کر دیا گیا۔

ع ٢